SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, June 30, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past five in the evening , with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا یھا الذ ین ا منوا صلو
اعلیہ وسلموا تسلیماO ان الذین یوذو ن اللہ ورسولہ لعنھم
اللہ فی الد نیا والاخرۃ و اعد لھم عذا بآ مھیناO وا لذین
یوذون المئو منین والمومنٰت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا
بھتاناً و اثماً مبیناO

ترجمہ ، خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو! تم بھی پیغمبر پر درود اور سلام بھیجا کرو۔ جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔ (سورہ الاحزاب 56 تا 58)

Mr. Chairman: Leave applications, .

پہلے یہ پڑھ لیں۔ اچھا جی رضا ربانی صاحب۔

POINTS OF ORDER.

(I) Re: Absence of Ministers in the House.

Mian Raza Rabbani: Sir, there is not a single minister who is present. It seems that the Karachi situation has patrified them so much that they are refusing to come to the House. Is this the respect they have for Parliament?

یہ پارلیمنٹ کی بالادستی ہے؟ جناب چیئرمین صاحب! یہ روز کا معمول بن گیا ہے۔ کیا سارے کے سارے وزیر اعظم کے ساتھ قطر چلے گئے ہیں۔ کراچی میں لوگ مر رہے ہیں اور یہ قطر میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب آپ اس پر مہربانی کرکے observation دیں۔ ہاؤس یہاں پر چل رہا ہے ' you are in the House. Sir, I would request you to make an observation on this.

Mr. Chairman: Let Raja Sahib come and then I will take the observation.

Mian Raza Rabbani: Sir, you please make an observation.

جناب اس پر آپ کی ruling آنی چاہیئے۔ ایک وزیر بھی موجود نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: صحیح بات ہے۔ جی جناب ڈاکٹر حئی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب ان وزیروں کی ذمہ داری کیا ہے۔ پارلیمانی نظام کا سب سے بڑا essence یہی ہے کہ پارلیمنٹ کو اہمیت دی جاتی ہے تو یہ پارلیمنٹ کو کب اہمیت اور وقت دیں گے۔

جناب خدائے نور: جناب چیئرمین! یہ معمول بن چکا ہے کہ ساڑھے چار بجے آپ نے کل تاکیداً یہی کہا تھا لیکن پھر وہی پونے چھ بجے اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ آخر یہ معمول کب تک رہے گا۔ جناب وقت کی پابندی ہونی چاہیئے اس سلسلے میں۔

جناب چیئرمین: جی بالکل ٹھیک ہے یہ ہونی چاہیئے۔ راجہ صاحب یہ انہوں نے صحیح

point out کیا ہے کہ وزیر آج کوئی بھی نہیں ہے یہاں پر تو راجہ صاحب! انہوں نے صحیح پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ آج کوئی وزیر بھی یہاں پر نہیں آیا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ تھوڑی دیر تک آجائیں گے۔

میاں رضا ربانی۔ یہ کونسی نئی روایت ڈال رہے ہیں کہ تھوڑی دیر تک آ جائیں گے۔ ہاؤس کو ساڑھے چار بجے شروع ہونا تھا۔ یہ پارلیمنٹ کی بالادستی ہے۔ یہ کسی کا راجواڑہ نہیں ہے، یہ سینٹ آف پاکستان ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے صحیح کہا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ ہم وزیروں کا انتظار کرتے رہیں and look at the callousness and I am surprised کہ راجہ صاحب جیسے seasoned parliamentarian, Leader of the House , turned around to the Chairman and said کہ تھوڑی دیر تک آ جائیں گے۔ بجائے اس کے کہ وہ apologetic ہوتے، ہاؤس سے معافی مانگتے، آپ سے معافی مانگتے لیکن کہتے ہیں کہ تھوڑی دیر تک آ جائیں گے۔ اس کا مطلب ہے وزراء نہ ہوں تو پارلیمنٹ کی کارروائی رک جائے لیکن پھر یہ supremacy of Parliament کی بات کرتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! پتا نہیں کیا وجہ ہے کہ بعض ارکان جب بات کرتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے سارا غصہ اسی ایشو پر نکالنا ہے۔ یہ بات آرام سے بھی کہی جا سکتی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پارلیمنٹ وقت کے اوپر شروع ہونی چاہیئے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ساڑھے پانچ نماز ہوتی ہے، اس سے تھوڑی دیر پہلے سارے لوگ مسجد میں تھے۔ میرے خیال میں ایسے معاملے کو اتنا لمبا کرنا تو بیکار بات ہے۔ وزیروں کو یہاں آنا چاہیئے اور وہ آئیں گے۔ یہ طریقہ نہیں ہے کہ اگر ہم ان کو accommodate کرتے ہیں تو کھڑے ہو کر وہ ایسی بات کرنا شروع کر دیں جو بالکل ہی غلط ہو۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! یہ کونسی accommodation دیتے ہیں۔ اگر وزیر یہاں آتے ہیں تو کیا وہ اپوزیشن کی accommodation ہے۔ ان کا کام کیا ہے اور وہ کونسی accommodation کرتے ہیں۔ اگر وہاں سے accommodation ہے تو جتنی Senate کی Opposition cooperative ہے اس سے زیادہ کوئی accommodation ہو ہی نہیں سکتی۔ ابھی

بھی آپ دیکھ لیں ہاؤس کو چلتے ہوئے 15 منٹ ہو گئے ہیں لیکن ایک وزیر بھی یہاں موجود نہیں ہے۔ راجہ صاحب لیڈر آف دی ہاؤس ہیں and he is not sitting here as Minister for Religious Affairs, there is not a single Minister.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ پہلے میں leave applications پڑھ لوں۔

جناب سرانجام خان صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء پر 29 اور 30 جون کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب شاہ نواز جونیجو صاحب ناسازی طبع کی بناء پر 25 اور 26 جون کو ہاؤس کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب جہانگر بدر صاحب نے 29 اور 30 جون کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور ہوئی)

جناب چیئرمین۔ اسلام الدین شیخ صاحب نے 29 تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ فاروق احمد خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر 29 جون سے لے کر یکم جولائی تک کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ مصطفی کمال رضوی صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر 25 اور 26

جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ اس کے علاوہ گوہر ایوب خان، اسحاق ڈار اور سید غوث علی شاہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری کام کے سلسلے میں اسلام آباد سے باہر ہیں اس لئے وہ آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی حسین راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب والا! اگر اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جائے گا تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا متعلقہ وزیر صاحب جواب دیں لیکن اب کوئی وزیر موجود نہیں ہے اور نہ ہی کسی وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ ان کو کونسا عارضہ لاحق تھا کہ وہ ابھی تک تشریف نہیں لا سکے ہیں۔ میرے خیال میں یا تو آپ ہاؤس کو کچھ دیر تک کے لئے adjourn کریں تاکہ وزراء کو سہولت ہو اور وہ یہاں آسکیں ورنہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جائے گا اور وہ بیکار جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال بلیدی صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر کرنا تھا اگر وہ کر لیتے تو پھر دیکھتے کہ ان کا کیا point of order ہے۔ جی مصطفی کمال رضوی صاحب کوئی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

II. Re: Firing Incident At Senator's Petrol Pump In Karachi.

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: Thank you Mr. Chairman, for giving me the opportunity of bringing out to your notice and to the notice of this august House that I spoke yesterday Mr. Chairman, on law and order and through my best of knowledge and my conscience I delivered what I felt was right. Mr. Chairman, the price I had to pay to speak the truth was that at 11.30 P.M. yesterday, I have a Petrol Pump in Pak Colony near SITE area, it was fired upon by terrorists . At 11.30 p.m. Mr. Chairman, three people riding in a white car AAQ-978, came and fired bursts of Klashenkovs at my gas station.

Now if the price a parliamentarian has to pay, to speak the truth in this August House, Mr. Chairman, then it is a sorry state because if you have to speak according to the conscience to make Pakistan strong then it is the duty of every parliamentarian to make sure that he should deliver facts in the speech. If the issue was law and order or any other issue then he has to say the truth. And the price I had to pay for that, and I have been threatened with that consequences also. Mr. Chairman, I would like to draw your attention also that when the issue came up of 28 people who were extra-judicially removed and on the way back a brother of one of those people who was going back, he was arrested from the train and taken away to a safe house because he has given statements to the Standing Committee who was finding out the facts.

I would also like to bring to your notice Mr. Chairman, that only yesterday when I was speaking here four of our "Saathees" were killed yesterday. One of the people, elder brother of Naeem Hussain Mr. Irfan Khan who is son of Abdul Qayyum Khan and his "Bhabhi", his sister in law Ruhee Khan from Federal B Area were killed. Another worker Muhammad Naeem of Korangi, who was a supporter, was also killed yesterday, just yesterday Mr. Chairman while we were discussing law and order here.

I would like to bring into your notice also Mr. Chairman that yesterday, through out the whole night a lot of our workers of MQM were openly arrested. More than 15 workers and supporters were arrested last night Mr. Chairman. They are Muhammad Nadeem S/O Javed Muhammad, Muhammad Faheem also a brother of a worker and Orangi Town Mominabad Police Station had arrested them on June 26. Mansoor Ahmed S/O Muhammad Maqsood, Saeed Ahmed who is brother of Mansoor Ahmed and also another brother Muhammad Farooq

also have been arrested. Badar-us- Salam S/O Abdul Salam unit 131 who is very sick was arrested yesterday. Adnan S/O Sultan who is a worker was arrested by CIA of Sadar. One from 143 unit Mr. Babar S/O Muhammad Aleem also a worker was arrested by Pak Colony Police Station Mr. Chairman. Ansar S/O Muhammad Rafique, unit 106 Pak Colony Police Station arrested him. Muqeem Rana S/O Abdul Hameed, 94 unit Maleer City Police Station arrested him. Muhammad Mahmood S/O Muhammad Ibrahim, Maleer City Police Station arrested him. Shafique Khan S/O Naseeb Khan unit 113 Babri Town Police Station arrested him.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے وہ تو اخبار میں بھی آ جائے گا۔

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: O.K. Mr. Chairman, all our workers yesterday were arrested and we are an ally of the Government. Such acts should be condemned because workers of political parties should not be arrested openly like this. I would like to bring it to your attention Mr. Chairman that such acts should be condemned with and the whole House, specially in the case where parliamentarians cannot speak the truth here, should be condemned.

جناب چیئرمین: یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کی FIR کروائی ہے آپ نے؟

جناب مصطفیٰ کمال رضوی: جناب FIR کٹوانے کے لئے کل میں نے اپنے لوگوں کو کہا ہے مگر the police station was resisting آج دوبارہ میں نے کہلوایا ہے کہ جی FIR کٹوائیں اور وہاں جا کر ان کو میں نے message دیا ہے اپنے headquarter کے اندر بھی۔

جناب چیئرمین: کونسا پولیس سٹیشن ہے؟

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: It's Pak Colony.

جناب چیئرمین: اچھا پاک کالونی ہے تو راجہ صاحب if you would look into this matter ان کے ذاتی پٹرول پمپ پر فائرنگ ہوئی ہے کہ FIR ہو جائے اور proper

investigate ہو جائے۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی : جناب میں نے Privilege Motion کرنا تھا مگر۔

جناب چیئرمین: موشن اب ہو گیا اب Raja Sahib will look into this ۔

راجہ محمد ظفر الحق : لگتا ایسے ہی ہے کہ یہ Provincial Government کی طرف سے ہے کیونکہ یہ لوکل پولیس نے ایسا کیا ہے۔

جناب چیئرمین: دو چیزیں ہیں جی ۔ ایک تو ان کے پٹرول پمپ پہ فائرنگ ہوئی ہے which has nothing to do with the government action دوسرا وہ یہ فرما رہے ہیں

راجہ محمد ظفر الحق : فاضل ممبر نے جو بات کہی ہے میں اس کو contradict نہیں کرنا چاہتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جو واقعہ وہاں ہوا ہے وہ ممکن ہے تقریر کی وجہ سے ہوا ہو لیکن وہ صوبائی حکومت سے رجوع کریں گے کہ یہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: اور دوسرا تو وہ generally بتا رہے ہیں کہ arrests ہوئی ہیں۔ وہ پتہ چل جائیگا۔ Raja Sahib will look into that ۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی : مسئلہ کہنے کا یہ ہے کہ وہ ٹھیک ہے ۔ دیکھیں حق کی جو بات ہے وہ ہماری ہے۔ہم اس سے ملتے نہیں ہیں ۔ Whatever the price we have to pay for that ۔ ہم نے یہ prove کیا ہے جناب چیئرمین! کہ حق کی بات جب کرنی ہے اور پاکستان کی solidarity کی جب بات کرنی ہے but we will always stand by it جناب چیئرمین! یہ طریقہ کار نہیں ہے کہ کوئی پارلیمنٹیرین اس ہاؤس کے اندر آواز اٹھائے تو رات کو دو گھنٹے کے بعد اس کے اوپر attack کئے جائیں۔ The people who are invoked in this ان تک یہ آواز پہنچا دیں کہ اگر Democratic system کو چلنے نہیں دینا ہے تو You are doing the right thing for it ۔ آپ نے Democracy کو اگر survive کرنے نہیں دینا ہے تو You are doing the right thing fot it ہمارے صحافی اگر وہاں بیٹھے لکھ سکتے ہیں وہ لکھیں اور ویسے بھی اگر نہیں لکھنا چاہتے ہیں تو ہم کچھ کر نہیں سکتے۔

جناب چیئرمین: آج میں نے دیکھا " ڈان " میں تو آپ کی تقریر کی اچھی

coverage آئی ہے۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی : ٹھیک ہے جناب مگر what about the peoples ہمارے جو یہاں پر موجود ہیں، ہمارے پنجاب کے ساتھی جو ہمارے بھائی ہیں Let us do away with yellow journalism because all are talking about the integrity and solidarity of the country

جناب چیئرمین: Ok جی اب قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ : جناب چیئرمین یہ بہت ہی serious حادثہ ہوا کل رات کو۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن Former Prime Minister کے نوڈیرو کے گھر پر کچھ ہتھیار بند لوگوں نے حملہ کیا ہے اور کافی وقت تک فائرنگ ہوتی رہی ہے۔ اس کے جواب میں وہاں محافظوں نے جواب دیا لیکن ایڈمنسٹریشن کا وہاں کوئی آدمی نہیں پہنچا۔ تھانہ نزدیک ہے اور بالکل call distance پہ ہے لیکن وہاں سے کوئی نہیں آیا۔ وہاں کے جو شہری تھے وہ ہزاروں کی تعداد میں آئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا incident ہے کہ جس کو جتنا condemn کیا جائے وہ تھوڑا ہے۔ لوگوں کے جذبات متاثر ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ آج صبح تک کوئی وہاں حکومت کا کارندہ نہیں پہنچا۔ FIR ضرور داخل کرائی گئی محافظوں کی طرف سے لیکن اس کی پوری پوری چھان بین ہونی چاہیئے ورنہ اس کا ردعمل بہت خراب ہو گا کیونکہ چیئرمین پرسن بار بار حکومت کو criticise کرتی رہی ہیں اور جو کرتوت ہیں حکومت کے، ان کے خلاف بات کرتی رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس میں حکومت کا ہی قصور ہے اور وہی ملوث ہے جنہوں نے یہ کیا ہے ورنہ کوئی آدمی تو وہاں اس کی جرات بھی نہیں کرسکتا کہ چیئرپرسن جو اتنی popular leader ہیں پاکستان کی اور اپنے علاقے میں خدا کے فضل سے ان کی اتنی عزت اور احترام ہے کہ کوئی جرات نہیں کرسکتا کہ وہاں کوئی حملہ یا فائر کرے۔ اسلئے یہ بہت اہم معاملہ ہے۔ میں راجہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ اس طرف توجہ دیں اور ہمیں بتائیں کہ کیا ان پر ایکشن ہوا ہے یا وہاں صوبائی یا مرکزی حکومت نے کیا کیا ہے کیونکہ سارا معاملہ مرکزی حکومت ہی کرتی ہے۔ وہاں رینجرز بھی ہیں، وہاں indirectly armed forces بھی ہیں لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ جس پہ خاص توجہ کی ضرورت ہے اور ہمیں حکومت مطمئن کرے کہ اس نے کیا کیا ہے؟

جناب چیئرمین: ایف آئی آر کٹوا دی ہے آپ نے کہ نہیں۔

سید قائم علی شاہ: جی FIR اسی وقت داخل کر دی گئی تھی۔

جناب چیئرمین: لیجئے ایک اور وزیر آ گیا ہے۔ وزیر صاحب آج Rightly the government is being criticised because of the absence of Ministers.

Mr. Mushahid Hussain: I was busy in the negotiations with the Muslim Workers Union which have been going on for the last two hours. Sorry for that.

Mr. Chairman: No, but I think the other Ministers, atleast they could have been present if you were busy in the negotiations with the Muslim Workers, I think, the others could have been present here and there should be somebody present here.

Mr. Mushahid Hussain: Sir, I will be there to hold the court.

Mr. Chairman: No. That is a right thing but I think it does not absolve the others of their responsibility.

(interruption)

Mr. Mushahid Hussain: Sir, I apologise for that, the Ministers should be present here.

Mr. Chairman: And especially I would say that because Shujaat Hussain is in Karachi in connection with the Karachi situation, there should be somebody specifically deputed to answer the point which has been raised and will be raised during the debate on the Karachi situation.

(interruption)

Mr.Mushahid Hussain: We must be present here.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں، آج بلیدی صاحب نہیں ہیں۔ آج ان سے وعدہ تھا ۔ مولانا صاحب بلیدی صاحب ناراض ہیں۔ کیا بات ہے ؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ جی ' ایک منٹ ' مولانا صاحب بلیدی صاحب ناراض ہیں کیا بات ہے۔

حافظ فضل محمد۔ ناراض ہیں۔

جناب چیئرمین۔ تو ان کو راضی کیسے کیا جائے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ ابھی تو اجلاس جاری ہے ۔ اجلاس کے بعد چیمبر میں بلائیں بلوچ آدمی ہیں ۔ خوش ہو جائیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ بہت اچھا' آپ کا بھی پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر بھی ہے ۔ جناب اگر اجازت دیں گے اور میں اس پر بھی جو شاہ صاحب نے بات کی ہے ----

جناب چیئرمین۔ نہیں دیکھیں ، اگر اس طرح کریں گے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ چیئرمین صاحب ، دیکھیں ، اگر جمہوریت کی بات ہے تو حکومت اور اپوزیشن کو اس طرح سے ایک کردار ادا کرنا ہے ۔ کم از کم جمہوری اداروں کی، جمہوریت کی، جمہوری روایت کی کچھ تو پاسداری ہو ۔ اگر لیڈر آف دی اپوزیشن کے ساتھ یہ رویہ ہے تو یہ افسوسناک ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں--

جناب چیئرمین ۔ ابھی تک تو ہمیں پتہ نہیں ہے کہ تفصیل کیا ہے ۔ کون ہیں ۔ انویسٹی گیشن ہو گی تو بات سامنے آئے گی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ چیئرمین صاحب ' آپ کی بات درست ہے لیکن حکومت کا بھی کوئی فرض بنتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ صحیح بات ہے ۔ اب حکومت کو کام کرنے دیں ۔ کوئی بات سامنے

آئے ۔ ہم نے انویسٹی گیشن کی ہے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ہم بھی یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ جب بھی پارلیمنٹ کا اجلاس ہو تو واضح طور پر پارلیمنٹ کو بتایا جائے کہ یہ واقعہ کیسے ہوا' کیوں ہوا۔ اب پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب چیئرمین۔جی فرمائیے ۔ زاہد خان صاحب اس کے بعد۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ پوائنٹ آف آرڈر' چیئرمین صاحب میں ایک عوامی مسئلے کی طرف آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔وہ یہ ہے کہ واپڈا کا یہ جو بجلی کا سلسلہ ہے۔پورے بلوچستان میں درہم برہم ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت مشکلات ہیں۔لوڈشیڈنگ کی' ٹرانسفارمر اٹھا کر لیجانے کی' بل کسی نے دیا ہے اس کو بھی سزا دیتے ہیں ۔زمینداروں کے ساتھ مشکلات ' یہ ایک ایسا گھناؤنا مسئلہ ہے ۔ہم اس کے لئے کوششیں کرتے ہیں کہ واپڈا کا نظام بہتر ہو۔ ۲۲۰ کے وی لائن سبی اور گدو کے درمیان ناقص پڑی ہوئی ہے ۔ہماری بجلی کی جو ضروریات ہیں وہ آدھی کے برابر بھی نہیں ہیں۔سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ اس شدید گرمی میں جب ۵۲ سینٹی گریڈ درجہ حرارت ہوا ہے تو بلوچستان کے گرم علاقے' نصیر آباد ڈویژن ہے۔ مکران ڈویژن ہے' جناب والا ' قلات میں ضلع لسبیلہ ہے ۔یہ اس بدترین گرمی کے دوران متاثر ہوئے ہیں اور خاص طور پر لسبیلہ کا جو مسئلہ ہے وہ کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کا ہے ۔ جناب وہ ان کو اتنا تنگ کرتے ہیں جس کا کوئی حساب نہیں ہے ۔بیشمار دفعہ لوگوں نے احتجاج کیے ہیں۔ ایسا ہوا ہے کہ پورا پورا ہفتہ بجلی نہیں آتی ہے ۔لسبیلہ بہت گرم علاقہ ہے ۔ شہری اس بات سے پریشان ہیں۔ جب وہ بل بھی دیتے ہیں۔سب کچھ کرتے ہیں ۔ اس کے باوجود بھی اگر ان کی بجلی منقطع کر دی جاتی ہے اور ٹرانسفارمر اٹھا لیے جاتے ہیں۔خاص طور پر لسبیلہ کے عوام کو بہت شکایت ہے کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن سے کہ ان کو ایک ایک ہفتہ بجلی نہیں ملتی اور اس کا کوئی سبب بھی نہ بتایا جائے ۔میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ساتھ بہت زیادتی ہے ۔بے انصافی ہے ۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کراچی الیکٹرک سے ضلع لسبیلہ کو سپلائی میں کوئی پرابلمز ہیں۔وہ بھی ہمیں بتائی جائیں۔نہیں تو ان کا بجلی کا جو حصہ ہے وہ تو ان کو ملے تاکہ لوگوں کی جو مشکلات ہیں 'جو شکایات ہیں وہ دور ہوں۔احتجاجاً لوگوں نے سڑکیں بند کی ہیں جناب والا' اس کے باوجود کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کی بجلی خاص کر ضلع لسبیلہ کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ تو میں یہ

عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرف خاص توجہ دی جائے اور سندھ میں بھی ایک گوٹھ ہے ان بیچاروں نے بھی مجھے کہا ہے کہ یہاں مسئلہ اٹھاؤں ۔ دھنی بخش بروہی کوٹ ڈی جی ضلع خیرپور کے بیچارے سیدھے سادھے لوگ ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ بل بھی ہم نے دیئے ہیں ۔ وہاں جو میٹرریڈر ہیں وہ ایک گاؤں کا پیسہ دوسرے گاؤں کے ریونیو میں جمع کراتے ہیں۔ وہ suffer کر رہے ہیں ۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ کی یہ بات بھی میں ضرور معزز ایوان میں اٹھاؤں گا۔

جناب چیئرمین۔جی جناب زاہد خان صاحب ۔ ۔۔۔ جی اعتزاز احسن صاحب ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ زاہد خان صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کے بعد کراچی کی debate کا آغاز ہو۔ میرے خیال میں حافظ صاحب بولنا چاہیں گے جو پارٹی لیڈرز ہیں ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری طرف سے ، پیپلز پارٹی کی طرف سے ہم نے restrict کردیا ہے ۔ سب بولنا چاہتے تھے لیکن صرف تاج حیدر صاحب ، راشدی صاحب ، قائم علی شاہ اور صفدر عباسی صاحب بولیں گے ۔

جناب چیئرمین۔جی قاضی انور صاحب ۔

Qazi Muhammad Anwar: On Karachi ANP's point of view shall be presented by Bashir Matta, only one speaker. Only one speaker Bashir Matta will represent the ANP's point of view on Karachi.

جناب چیئرمین۔جی زاہد خان صاحب انتہائی مختصر۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب میرا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے وہ مصطفیٰ رضوی صاحب کے اس واقعہ سے متعلق ہے ۔ انہوں نے نہ صرف اپنے بلکہ پورے ہاؤس کے لئے بات کی ہے ۔ اگر ایک معزز ممبر یہاں بات کرتا ہے تو اسی دن اس کے پٹرول پمپ پر یا گھر پر پولیس فائرنگ کرتی ہے۔ یہ تو جناب بڑے شرم کی بات ہے ۔ انہوں نے آپ کو پریولج موشن کے لئے کہا ۔ آپ نے ان کو اجازت نہیں دی۔ ان کی تحریک استحقاق ہونی چاہیے تاکہ وہ لوگ جنہوں نے وہاں پر فائرنگ کی وہ ان کے سامنے پیش کئے جائیں ۔ میں ان کی بات کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔آپ سفارشی بن کر آئے ہیں ۔

جناب محمد زاہد خان - ہاں جی بالکل سفارش کریں گے۔

جناب چیئرمین- میں دیکھ لوں گا اگر پریولج موشن بنتا ہوا تو میں ضرور لے آؤں گا۔

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن- جناب اگر تقریر کرنے کی یہ سزا ہے تو پھر بہت افسوس ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ دیکھیں پہلی بات ہے تقریر کرنے کی۔ تو اس میں یہ ہے کہ جب ایف آئی آر ہو جاتی ہے، واقعات سامنے آتے ہیں۔ اگر تحقیقات میں یہ آجائے کہ تقریر کرنے کی وجہ سے ہے تو پریولج موشن بالکل ٹھیک ہے لیکن ابھی صرف فائرنگ ہوئی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ بات سنیں زاہد خان صاحب، مجھے قانوناً بھی کوئی فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ اس وقت جو واقعات ہمارے سامنے ہیں وہ یہ ہیں کہ ان کے پٹرول پمپ پر فائرنگ ہوئی ہے۔ وہ فائرنگ کس نے کی ہے مجھے پتہ نہیں۔ فائرنگ کرنے والوں کے نام کیا ہیں مجھے پتہ نہیں۔

جناب محمد زاہد خان - ان کو تو پتہ ہے۔

جناب چیئرمین- ان کو بھی پتہ نہیں ہے۔ انہوں نے صرف گاڑی کا نمبر دیا ہے AA2978۔ تو میری قانونی مجبوری ہے، میں ان کا پریولج موشن دیکھ کر اگر بنتا ہوا تو ضرور لے آؤں گا۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب اگر ایک ممبر کھڑا ہو کر خود کہتا ہے تو اور کسی شہادت کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، آپ نے صحیح بات کی، اگر یہ بنتا ہوا تو ضرور آ جائے گا۔ پریولج موشن میں سو فیصد لے آؤں گا۔ جی جناب دلاور خان صاحب۔

حاجی دلاور خان - جناب کل حاجی صاحب نے ہمارے فاٹا کے لئے ایک بات کی تھی، فاٹا کے حالات کے متعلق، کسٹم کے حالات و واقعات کے بارے میں۔ حالات سخت خراب ہیں

بات یہ ہے کل راجہ صاحب نے ہمیں تسلی دی تھی اور آپ نے بھی کہا تھا ۔ ہم آج سارا دن انتظار میں رہے ہمارے ساتھ کسی نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔

جناب چیئرمین۔ آپ سے کس نے رابطہ نہیں کیا ہے ۔ آج آپ سے جنرل عبدالمجید ملک صاحب نے بات کی ہے۔

حاجی دلاور خان ۔ بات راجہ صاحب سے نہیں ہوئی ہے جناب ۔ ہمارے علاقے میں حالات دن بدن خراب ہو رہے ہیں۔ کسٹم کے بارے میں---

جناب چیئرمین۔ آپ کس کے ساتھ میٹنگ چاہتے ہیں؟

حاجی دلاور خان ۔ راجہ ظفرالحق صاحب سے اور وزیر داخلہ صاحب سے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ،آپ کے ساتھ میٹنگ کریں گے وہ ، جی مسعود کوثر صاحب۔ راجہ صاحب ابھی آپ کے ساتھ بات کرتے ہیں جی جناب آپ فرمائیے جی مسعود کوثر صاحب۔

III RE: COMPENSATION FOR THE PEOPLE OF HUNGO.

سیدمسعود کوثر۔ جناب والا! میں ایک منٹ می ایک مختصر بات کرنا چاہتا ہوں اور چونکہ یہاں پر مذہبی امور کے ہمارے وزیر صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں یہ زیادہ بہتر ہوتا کہ اگر وزیر داخلہ بھی یہاں ہوتے۔ کوئی دو تین ماہ پہلے میرے اپنے ضلع میں اور اس کے ساتھ ہنگو ضلع کوہاٹ اور ہنگو ضلع کے کچھ علاقوں میں ایسا تشدد کیا گیا تھا کہ جس سے کوہاٹ اور ہنگو دونوں کے بہت سے دیہات کے لوگوں کو نقصان پہنچا تھا۔ میرے خیال میں ستر، اسی لوگوں کی جانیں ضائع ہوئیں تھیں۔ بہت سے مکانات تباہ کر دیئے گئے تھے، مال مویشی تباہ کر دیئے گئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص کی جان و مال کی حفاظت حکومت کی اولین ذمہ داری بنتی ہے اور مذہبی امور کے حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اس وزارت کی بھی ذمہ داری ہے کہ ان علاقوں میں جہاں پر تھوڑ ی سی کشیدگی ہے اس کو حل کرنے کی کوشش کی جائے ۔ ہمیں یہ تسلی دی گئی تھی کہ حکومت ان تمام لوگوں کو جن کی املاک ضائع ہوئی ہیں ، جن کو نقصان پہنچا ہے ان کو compensation دے گی۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ حکومت ایسے اقدامات وہاں پر کرے

گی جن کی وجہ سے ان دیہات کے لوگوں کو protection مل سکے حکومت کی طرف سے تاکہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات رونما نہ ہوسکیں ۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ تین ماہ گزرنے کے باوجود نہ تو ان لوگوں کے ساتھ حکومت نے اس سلسلے میں کوئی رابطہ کیا ہے نہ ہی ان کے جو نقصانات ہوئے ان کو compensate کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی کوئی ایسے اقدامات کیے ہیں جن سے آئندہ کے لئے اس قسم کے واقعات کو روکنے کے لئے کوئی انتظامات کیے گئے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اسلامی ملک ہے اور اس میں تمام لوگوں کو اپنے اپنے مذہبی عقائد کے مطابق اپنے فرائض سر انجام دینے کی پوری اجازت ہونی چاہیے اور ان کو مکمل تحفظ بھی حاصل ہونا چاہئے۔ اگر آئندہ کے لئے اس قسم کے واقعات ہوئے تو ہم یہ سمجھیں گے کہ موجودہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ وہ اس ملک کو تقسیم کرنا چاہتی ہے ۔ چاہے وہ زبان کی وجہ سے ہو ، چاہے وہ کسی اور وجہ سے ہو اور وہ عام لوگوں کا تحفظ کرنے میں ناکام ہو چکی ہے اور اس کی تمام تر ذمہ داری موجودہ حکومت پر عائد ہو گی ۔ میں اب بھی یہ expect کروں گا کہ چونکہ دونوں وزراء صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں ، مذہبی امور کے بھی اور انفارمیشن کے بھی اور آج یہ ٹیلی ویژن پر آنا چاہیے کہ موجودہ حکومت اس بات کی وضاحت کرے کہ وہ کیا اقدامات کر رہی ہے ۔ انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں تاکہ ان لوگوں کی تسلی ہو سکے جو لوگ تین ماہ پہلے تشدد کا شکار ہوئے ہیں۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین ۔ جی راجہ صاحب کچھ کہنا چاہیں گے آپ ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین ! یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ گزشتہ گیارہ بارہ سال سے ملک کے اندر فرقہ واریت کے واقعات تشدد کی حد تک جا پہنچے ہیں۔ فقہی اختلافات اپنی جگہ لیکن اس میں تشدد جب شامل ہوا تو وہ ایک اور شکل اختیار کر گئے ۔ملک کے اندر بالعموم اس صورت حال کے پیش نظر مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں سے مل کر متعدد اقدامات کئے تھے۔ سب سے پہلے تو یہ کیا کہ Intelligence agencies coordination بہتر کی گئی ۔ جو اطلاعات صوبوں کے پاس ہوتی ہیں ، مقامی طور پر وہ مرکز کو دیتی ہیں اور جو بیرونی ممالک سے اس معاملے کو مزید تیز کرنے کے لئے کارروائیاں کی جاتی ہیں وہ صوبوں کو بھیج دی جاتی ہیں جس کی وجہ سے 95 میں جو پوزیشن بن گئی تھی وہ رفتہ رفتہ کم ہونی شروع ہوئی اور اب الحمد للہ کوئی

اکا دکا واقعات ہفتہ دس دن کے بعد ہوتے ہیں ۔ وہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ کنٹرول ہونے چاہئیں۔ اس کے ساتھ ہی ایک ہائی پاور کمیشن مقرر کیا گیا ۔ مذہبی امور ' وزارت داخلہ ' وزارت تعلیم اور کچھ سینیئر حضرات اور کچھ ممبران نیشنل اسمبلی اور دونوں جانب سے علماء کرام اس کے ارکان ہیں ۔ وہ کمیشن اکثر اپنی meetings کرتا رہتا ہے ۔ اس کمیشن کے اجلاسوں کے دوران ہی دونوں فقہوں کے راہنماؤں کی meetings بھی ہوئیں اور جو جو مشکلات تھیں ان کو درست کرنے کی کوشش کی گئی ۔

اس کے علاوہ یہ معاملہ بھی سامنے آیا کہ ایسا literature شائع کیا جارہا ہے جس سے نہ صرف دل آزاری ہوتی ہے بلکہ تشدد کے واقعات میں شدت آتی ہے۔ لہذا کوئی تقریباً 61 کے قریب وہ کتابیں اور رسائل جو دونوں طرف سے تھے ' ان کو ضبط کیا گیا اور پورے پاکستان میں ان کی اشاعت پر پابندی لگا دی گئی لیکن یہ ساری چیزیں ہونے کے باوجود یہ جس علاقے کی بات کرتے ہیں ' وہاں بدقسمتی سے یہ فقہی تنازعہ ہے ۔ وہ tribal clash کی شکل اختیار کر گیا تھا اور بالکل ایک مورچہ بندی کی کیفیت ہو گئی تھی اور اس کے لئے پورے وسائل کو بروئے کار لا کر یعنی پوری قوت کے ساتھ اس فساد کو روکا گیا لیکن اس دوران اور اس سے پہلے کچھ جانیں بھی ضائع ہوئیں اور وہاں کی ایک مقامی کمیٹی بھی بنی، جس میں ایک طرف سے ایک ایم این اے بھی تھے اور دوسری طرف سے اس فقہ کے راہنما بھی تھے ۔ انہوں نے یہ طے کرنا تھا کہ اس معاملے میں کتنی کتنی اموات ہوئیں ہیں اور ان کی compensation کیا دی جائے ۔ اس کی latest position میں انشاء اللہ معلوم کر کے بتاؤں گا کہ کس کس آدمی کو کوئی compensation دی گئی ہے یا نہیں دی گئی لیکن اس کے بعد یہ کوئی دوبارہ فساد نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب صوبیدار خان مندوخیل صاحب ۔ آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے ۔ بہت مختصر کریں ۔ ایک دو چیزیں رہ گئی ہیں ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ کا بہت شکریہ ۔ اگر آپ پہلے موقع دیتے تو میں مختصر بات کرتا لیکن ابھی کافی وقت ہو گیا ہے۔ جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری اپوزیشن ایک چھوٹی سی بات پر اتنا شور شروع کر دیتے ہیں۔ اس پر راجہ محمد ظفر الحق صاحب نے بہت اچھے طریقے سے ان کو سمجھایا کہ ہم آپ کو accommodate کرتے

ہیں اور انہوں نے accommodate کا مطلب برا مانا ۔ accommodate کا مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کی جتنی زبان درازی ہے یا جتنی آپ لوگ ننگی زبان استعمال کرتے ہیں ۔ جناب ! اس کے لئے ہمارے وزیر صاحب کیا ' میں کہتا ہوں کہ اگر وہ اپنے گھر میں ہوں اور ایسی زبان استعمال کریں تو گھر والے بھی گھر سے نکل جائیں گے ۔ہمارے وزیر صاحب ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ' ہم لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ آپ کی باتیں سنتے ہیں ۔میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ ہاؤس کو چلانے کے لئے کچھ آداب ہوتے ہیں ۔ سب مجھ سے بڑے ہیں ' مجھ سے سینئر ہیں ۔ میں ان کو آداب نہیں سکھانا چاہتا لیکن گزارش یہ ہے کہ accommodate کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان کو سر پر بیٹھاتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ مطلب آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ mutual accommodation ہونی چاہئیے ۔ ایک دوسرے کی بات سن لی جائے ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب والا! دونوں طرف سے باتیں ہوتی ہیں ۔ ان کا بھی حق ہے ۔ سب ہمارے بھائی ہیں ۔ایک چیز کو اتنا نہ اچھالیں کہ گندگی ہو جائے ۔

جناب چیئرمین۔ جی بہت اچھی بات ہے ۔جی جناب جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اسلام آباد میں ہمارے علاقے کے اور N.W.F.P کے خاص کر کچھ لوگ یہاں کوئی کھوکھا یا چھابڑی وغیرہ لگا کر اور اپنی محنت مزدوری کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں ۔ جناب ! یہ 1985 سے لے کر آج دن تک میں اکثر حکومتوں میں رہا ہوں اور ہم نے ہمیشہ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے یہ آواز اٹھائی ہے اور حکومت نے ہمیشہ یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ ان کے لئے علیحدہ جگہ الاٹ کر دی جائے گی ۔ بار بار یقین دہانیوں کے باوجود ابھی یہ دو تین چار دن ہوئے ہیں کہ پیرودھائی کے قریب اپریشن ہوا اور لوگوں کا جو روزگار تھا وہ بھی چھین لیا گیا۔ یہاں پر ہمارے قائد ایوان بیٹھے ہیں ۔ میں ان سے عرض کروں گا کہ کوئی ایسی پالیسی وضع کر دی جائے اور چیئرمین سی ڈی اے سے کہا جائے کہ ہم اس وقت معاشی طور پر ایک تباہ کن دہانے پر کھڑے ہیں۔ ایک طرف تو ہم کسی کو روزگار دینے کے قابل نہیں ہیں ۔اس طرح اگر ہمارے کچھ غریب بھائی اپنی روزی کمانے کے لئے یہاں محنت کرتے ہیں ' جناب والا! یہاں پر وہ باقاعدہ کرایہ دے رہے ہیں ۔ ان

کے پاس سی ڈی اے کی طرف سے لائسنس بھی ہے تو اگر ان کو واقعی اس جگہ سے اکھاڑنا چاہتے ہیں تو مہربانی کر کے ان کے لئے الگ کھوکھے بنا دیئے جائیں جس طرح باقی غریب لوگوں کے لئے الگ پکے کھوکھے بنائے گئے تھے ۔ میری ان سے گزارش ہے اور امید ہے کہ اس پر غور کیا جائے گا ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب سید عابد حسین صاحب ۔ آپ بڑی مختصر بات کرتے ہیں ۔

سید عابد حسین الحسینی ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ہمارے محترم مسعود کوثر صاحب نے ہنگو کے مسائل کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ہنگو کے مسائل کے سلسلے میں ایک بات جو رہتی ہے وہ یہ کہ وزارت داخلہ سے بات ہوئی تھی ۔ انہوں نے انتظامیہ کے ان افراد کو جو کہ ابھی برسرِکار ہیں ،ان کو معطل کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا، اس پر کہاں تک عمل ہوا، مجرموں کو سزا دینے کا مسئلہ تھا ۔ اب اگر ہم یہ مقاماتِ مربوط سے پوچھنا چاہیں جو کہ بدقسمتی سے تشریف فرما نہیں ہیں کہ اس عظیم سانحہ میں کتنے گاؤں تباہ ہوئے، کتنے بچے اور عورتیں متاثر ہوئے ۔ اس سلسلے میں اب ہم پوچھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ کتنے افراد جیل میں ہیں ۔ اس کے علاوہ وہاں کے مقامات پر آئندہ کے تحفظ کے لئے ہم یہ بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہاں پر جگہ جگہ ایسے موارد میں جو خطرناک موارد ہیں وہاں پر پوسٹ تعمیر کئے جائیں۔ ایک مسئلہ اور کہ جس کی طرف میں مختصر وقت میں اشارہ کرتا چلوں۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے already کافی وقت لے لیا ہے کیونکہ آج ذرا جلدی ختم کرنا ہے۔

سید عابد حسین الحسینی ۔ ابھی ہمارے محترم منسٹر راجہ صاحب نے فرمایا کہ لٹریچر وغیرہ کا سلسلہ ہے جس کی طرف ہم متوجہ ہیں۔ اس سلسلے میں ہم ایک چیز محترم راجہ صاحب کی خدمت میں ابھی اسی ایوان میں پیش کرتے ہیں۔" ضرب مومن " کے نام سے ایک پرچہ کراچی سے نکلتا ہے ۔اس کو آپ خود بھی اور منسٹر صاحب ایک ایک head line ملاحظہ فرمائیں کہ اس میں جو خرافات ہیں میں ان کی طرف اشارہ کرتا ہوں------

جناب چیئرمین۔ دیکھیں جی" ضرب مومن" کسی نے نہیں پڑھا۔ آپ یہاں پڑھیں گے تو ساری دنیا پڑھے گی، چھوڑیں رہنے دیں" ضرب مومن" کون پڑھتا ہے۔

سید عابد حسین الحسینی - میں عرض کرتا ہوں کہ ہم اشارہ بھی نہیں کرنا چاہتے اس میں جو خرافات ہیں -

جناب چیئرمین- آپ بجائے اس کی تشہیر کرنے کے راجہ صاحب کو دے دیں تا کہ action لیں- جو چیز کسی نے پڑھی نہیں تو وہ لوگوں کو کیوں پڑھاتے ہیں-

سید عابد حسین الحسینی - یہ جو آپ فرماتے ہیں میں یہی عرض کرتا ہوں- ہم خجالت کی وجہ سے یہاں پر ایک جملہ بھی نہیں پڑھنا چاہتے- ہم یہ محترم منسٹر صاحب کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور یہ درخواست کرتے ہیں کہ اس پر اقدامات کئے جائیں- شکریہ-

جناب چیئرمین- جی بالکل دے دیں- جی قاضی انور صاحب-

Qazi Muhammad Anwar: Sir, on a point of personal explanation.

جناب چیئرمین- جی جناب-

Qazi Muhammad Anwar: Sir, I am grateful to this House on Friday and yesterday, it created an impression as if I wanted to cast aspersion on the personality of Mr. Justice (Retd.) Afzal Lone. I have greatest respect for him and I never intended that a personal aspersion should be cast on him. This was the explanation that I wanted to give.

جناب چیئرمین- شکریہ جناب- جی لون صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں-

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل لون - مورخہ 26/6 کو بھی عرض کیا تھا کہ جو بات مجھ سے منسوب کی گئی ہے وہ غلط ہے- میں قاضی صاحب کا بے حد احترام کرتا ہوں- بطور کونسل میں انہیں عرصے سے جانتاہوں، یہ عدالت میں میرے روبرو پیش ہوتے رہے ہیں I always consider him much above the common run. اور عدالت کے باہر بھی میں ان کا احترام کرتا ہوں - جب انہوں نے کل ڈرافٹ پیش کیا تو میں ہاؤس میں موجود نہیں تھا- میں ایک دفعہ یہ پھر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نہ میں نے ان کو دیا، نہ یہ میری موجودگی میں ان کو دیا گیا، نہ میں کسی ایسی میٹنگ میں شامل تھا جس میں سینٹ کے اختیارات کی کمی کا تذکرہ یا

discussion ہوا ہو۔ میں اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ مولانا فضل محمد صاحب مختصربات کریں۔ کیا آپ کراچی پر تقریر کریں گے ؟

حافظ فضل محمد۔ جی ہاں کراچی پر لیکن پہلے ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے راجہ صاحب بھی نوٹ کر لیں۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین ! مجھے وزراء صاحبان کی بھی اور قائد ایوان کی بھی توجہ چاہیئے ۔ جناب یہاں جو اسلام آباد میں سیدپور کا علاقہ ہے اس کا آپ کو خوب پتا ہے۔ آپ کا گھر بھی اس علاقے کے قریب ہے۔ اس میں تقریباً جو 6,5 ہزار لوگ رہتے ہیں۔ وہ سب کے سب ہیں تو غیر قانونی ، اس میں کوئی شک نہیں۔وہاں پر یہ آبادی کافی عرصہ سے ہے، مساجد بھی بنی ہوئی ہیں۔ اور وہاں انہوں نے بجلی بھی دی ہے۔ سب کچھ وہاں پر ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : آپ پہلے پوائنٹ آف آرڈر کر لیں۔

حافظ فضل محمد : یہی پوائنٹ آف آرڈر ہے تو وہاں پر عیسائیوں کی بھی آبادی ہے اور ان کے عبادت خانے بھی بنے ہیں۔ لیکن اس پورے علاقے میں صرف ۱۰ گھر جو غریب لوگوں کے ہیں اور وہ صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے ہیں، دو ہفتے سے مسلسل ان کو CDA کے نچلے طبقے کے افسران اور یہاں اسلام آباد کی جو زحمت کمیٹی ہے ---- راجہ صاحب ! مجھے آپ کی توجہ چاہیئے۔ کوئی سن ہی نہیں رہا ہے۔

جناب چیئرمین : مشاہد صاحب، آپ ذرا توجہ دیں ۔ مولانا صاحب کوئی بات کر رہے ہیں۔

حافظ فضل محمد : جناب آپ نے جو زحمت کمیٹیاں تشکیل دی ہیں یہ آپ کا بیڑہ غرق کر دیں گی۔ میں انتہائی ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ ہم اپنے علاقے کے لوگوں کو تو جانتے ہیں ، یہاں کے لوگوں کو نہیں جانتے لیکن دوسروں سے سنتے ہیں۔ وہاں بدترین قسم کے کرپٹ ، سمگلرز، بدنام، ڈاکو، اور دہشت گرد لوگوں پر مشتمل زحمت کمیٹیوں کو تشکیل دیا گیا ۔ مظلوم اور مفلوک الحال مسلمانوں پر ایک نہیں ڈبل ظلم کر دیا گیا۔یہاں بھی اس قسم کی سازش ہو رہی ہے۔ جب بھی کوئی اس قسم کا مسئلہ چل پڑتا ہے ، میں آپ کو تھوڑی سی تفصیل بتا دوں۔ آپ بھی اسلام آباد میں رہتے ہیں۔ معاشرے میں دو نمبر کام کرنے والے جو لوگ ہوتے ہیں وہ

اور یہاں کے نچلے طبقے کے جو افسران ہوتے ہیں ، ان کے آپس میں باقاعدہ رابطے ہوتے ہیں۔ جب بھی حکومت کی طرف سے کوئی ایسی سکیم شروع ہوتی ہے تو وہ پہلے ان دو نمبر لوگوں سے اپنے رابطے قائم کرتے ہیں۔ پورے علاقے پر قبضہ جما لیتے ہیں۔ جب سکیم اس طرف جاتی ہے تو وہ پورے علاقے پر قابض ہو جاتے ہیں۔ پھر اپنے آپ کو قابض ظاہر کرتے ہیں کہ ہم یہاں کے قابض ہیں۔ لہذا یہ زمین ہماری ہے۔ ہم سے خریدی جائے یا ہمیں اس کے عوض اتنے پیسے دیئے جائیں۔ اسلام آباد میں دو نمبر کا کام باقاعدہ زوروں سے شروع ہے۔ اب یہ صرف ۱۰ گھروں کے پاس جاتے ہیں۔ نہ کوئی ان کے پاس قانونی نوٹس ہیں، نہ CDA کے نوٹس ہیں ، کچھ بھی نہیں ہے۔ صرف ان ۱۰ گھروں کو تنگ کرتے ہیں۔ رات کے بارہ ایک بجے ان کے پاس جاتے ہیں کہ بھئی آپ یہاں سے اپنے بستروں کو اٹھائیں۔ ہم بلڈوزر لائیں گے۔ یہ کریں گے ، وہ کریں گے۔ آپ کے مکانات کو گرائیں گے۔ اس سے ایک غلط تاثر ملتا ہے کہ یہاں پر صرف ۱۰ گھر پٹھانوں کے ہیں۔ دوسرے جو پنجابی بولنے والے ہیں ان کو تو کوئی کچھ بھی نہیں کہتا۔ وہ اس کے لئے تیار ہیں کہ اگر پورے علاقے کا آپریشن ہے تو پھر بالکل جائز ہے لیکن انتہائی غلط طریقے سے ان کے جو ماتحت کرپٹ افسران ہیں اور وہاں کے جو کمیٹی کے لوگ ہیں وہ ان پر قبضہ جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین : تو یہ خدمت کمیٹی والے تنگ کر رہے ہیں۔

حافظ فضل محمد : خدمت کمیٹی کے ساتھ کچھ افسران ملے ہوئے ہیں۔ ان کو غیر قانونی طور پر تنگ کرتے ہیں۔ لہذا اس کا نوٹس لیا جائے ۔ اگر پورے علاقے کا آپریشن ہے تو نہ ہم ان کی حمایت کریں گے اور نہ وہ خود اعتراض کریں گے۔

جناب چیئرمین : منسٹر صاحب، اس معاملے کو نوٹ کر لیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج کے پروگرام کے مطابق مٹہ صاحب نے پہلی تقریر کرنی ہے۔ تو آپ اجازت دیں کہ پہلے وہ کر لیں اور پھر آپ کر لیں۔

حافظ فضل محمد : نہیں کل تو میرا ہی نمبر تھا۔ میں نے کہیں جانا ہے۔

جناب چیئرمین : آج کی جو میرے پاس لسٹیں بنی ہوئی ہیں ، اس میں آپ کا نام ہے۔ مولانا صاحب پہلے کر لیں۔

جناب بشیر احمد مٹہ: ایک بات ہے۔ جس طرح آپ کی لسٹ پر ہیں۔ It is your discretion. If you want کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے تقریر کرنے کی تھوڑی سی جلدی اس لئے ہے کہ مجھے جناب یہ impression مل رہا ہے کہ یہ اجلاس ہم نے جس مقصد کے لئے ریکوزیشن کیا تھا وہ تو پس پشت چلا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : تو آپ لوگوں نے خود ہی ڈالا ہے، میں کیا کروں۔ پوائنٹ آف آرڈرز آپ لوگ raise کرتے ہیں۔ میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ کسی کو نہ سنوں تو ناراض بھی ہو جاتے ہیں۔ جی بشیر مٹہ صاحب۔

Further Discussion On Law And Order Situation With Special Reference To Karachi

جناب بشیر احمد مٹہ: اچھا جی۔ Thank you very much sir, for asking me to speak on this. سب سے پہلے میں اردو میں اس لئے بات کروں گا کہ اس میں ضرب الامثال ہیں اور محاورے وغیرہ ہیں۔ ہم نے کبھی سنا تھا۔

جناب چیئرمین : ویسے بھی کراچی کا معاملہ ہے۔

جناب بشیر احمد مٹہ: جی ہاں۔ ہم نے کبھی سنا تھا کہ اندھیر نگری اور چوپٹ راجہ۔ کتابوں میں پڑھا تھا۔

جناب چیئرمین : چوپٹ راج۔

جناب بشیر احمد مٹہ: چوپٹ راجہ اور چوپٹ راج۔ آپ نے ٹھیک کردیا۔ تو اگر کسی نے اس ملک میں، مملکت خداداد میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا تو آج جس دور سے ہم گزر رہے ہیں بالکل وہی اندھیر نگری اور چوپٹ راج ہے۔ کیوں ہے جی۔ اس لئے ہے کہ آج کراچی کے بارے میں آپ کہتے ہیں کہ law and order with particular reference to Karachi discuss کریں۔ کراچی کہاں نظر آ رہا ہے، کراچی تو دھوئیں میں، خاک میں لتھڑا ہوا ہے، اس میں غائب ہے، وہ ان پردوں کے پیچھے ہے۔ اور اس کے بارے میں اگر کراچی کے نمائندہ نے بات کی تو کل آپ نے فرمایا کہ کراچی کی بات اس کی زبانی سنتے ہیں، تو اس کا جواب بھی میں نے سنا کسی

کی زبانی۔ اس کے علاوہ یہاں سے بھی سندھ کے بارے میں آپ نے دیکھا کہ وہاں پر law and order کی کیا پوزیشن ہے۔ وہ یہاں پر ہمارے شاہ صاحب نے آپ کے گوش گذار کیا کہ وہاں کیا حالات ہیں اور قبائلی علاقہ کے لوگ تو بیچارے چیخ چیخ کر تھک گئے ہیں۔

(اس موقع پر پریذائیڈنگ آفیسر جناب افضل لون نے کرسی صدارت سنبھالی)

جناب بشیر احمد مٹہ : وہاں پر قبائلی لوگوں کی زندگی آپ نے پنجرے میں بند کر دی ہے اور حکومت کی طرف سے وہاں پر کوشش کی جا رہی ہے کہ اس جلتی آگ پر مزید تیل ڈالا جائے ۔ وہ قبائل اپنے آپ کو روکے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو restrain کئے ہوئے ہیں ورنہ آج بھی اگر آپ کی مرضی چلتی ، جس طرح آپ provoke کر رہے ہیں، جس طرح آپ sustain کر رہے ہیں، جس طرح آپ ان کی بات کو نہیں سن رہے ہیں، تو اس سے تو کب کا دھماکہ ہو چکا ہوتا۔ بات کیا ہے، بات اصل میں یہ ہے کہ اس گورنمنٹ کی جو ساری پالیسیاں ہیں وہ failure کی طرف جا رہی ہیں۔ سب سے پہلے میں کہوں گا کہ اس ملک میں یہ جو افراتفری ہے، جو law and order کی extremely خراب situation ہے، یہ کیوں نہ ہو؟ یہ تو لازمی ہو گی کیونکہ ملکی اقتصاد بالکل بیٹھ گیا ہے، وہ fail ہو گیا ہے۔ اگر میں آج کے دن کا کوئی بھی اخبار آپ کے سامنے پیش کرتا تو ہمارے بزرگ یہ جو وزیر صاحبان آپس میں گپ شپ لگا رہے ہیں، ان کو اپنی حکومت کی تصویر اس میں نظر آتی۔ آپ دیکھیں کراچی کا Stock Exchange اپنی آخری حد تک پہنچ چکا ہے اور آپ کے Foreign Exchange کے reserves بھی آخری حد تک پہنچ چکے ہیں۔ Foreign Exchange کا intake جو پانچ لاکھ پہلے ہوا کرتا تھا وہ آج ایک لاکھ روزانہ ہے۔ آپ کی revenues collection میں short fall ہو رہا ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ نے حکومت میں down sizing شروع کر دی ہے، حکومت کو آپ نے آدھا کر دیا ہے لیکن پھر بھی وہ خزانہ مسلسل خالی ہو رہا ہے، سنبھلتا نہیں ہے، کیونکہ باہر جو کچھ ہو رہا ہے، وہاں سے کچھ نہیں آتا اور اندر سے خزانہ جا رہا ہے، خزانہ کہاں جا رہا ہے؟ خزانہ اندر کے لوگ آپس میں لوٹ رہے ہیں۔ جب وزیراعظم صاحب نے کہا کہ "ملک سنوارو اور قرض اتارو" اس میں پاکستان کے patriotic لوگ ہیں انہوں نے اس میں donations دیں، وہ donations کہاں گئیں، جب ٹی وی پر سوال پوچھا گیا کہ اس رقم کو کہاں خرچ کیا گیا تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اسی چیز پر خرچ کیا گیا جس کے لئے جمع کیا گیا تھا، وہ چیز کیا تھی؟ اس پر ان ہی لوگوں نے محلات بنائے اور اپنے

اکاؤنٹ میں جمع کر کے اس پر سود وصول کیا۔ جب لوگوں کے سامنے روزگار کی کوئی امید نہیں ہے، جب بےروزگار لوگوں کو آپ نوکریوں سے نکال رہے ہیں ، جب ملک کا اقتصادی ڈھانچہ تباہ ہو چکا ہے ، جب ملک میں انصاف نہیں ہے تو ایسے حالات میں اگر crime ترقی نہیں کرے گا تو کیا چیز ترقی کرے گی۔

اس کے اوپر اب تک آپ نے کیا کیا ہے؟ -----

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Khawaja Sahib let us maintain the discipline. please continue. You have the floor please continue.

جناب بشیر احمد مٹھ : جناب چیئرمین! جب میں عرض کروں گا تو اس کے جواب میں وہ بہت ہی solid foundation سے اس کا جواب دیں، جتنی بھی solid foundation جو کھوکھلی بنیادوں میں پڑی ہیں، اس سے مجھے جواب دیں۔ میں آپ کو کہتا ہوں کہ جب احتساب کی یہ حالت ہے کہ --- یہ ہمارے راجہ صاحب بزرگ شخصیت یہاں بیٹھے ہیں، آج انہوں نے اخبار پڑھا ہے، آج کے اخبار میں آپ نے پڑھا ہے کہ روپے کی قیمت کہاں پہنچ چکی ہے۔ آپ نے اخبار میں پڑھا ہے کہ Stock Exchange کا کیا ہوا ہے، crash کے کیا معنی ' it is a super crash Stock Exchange رہا ہی نہیں ہے، آپ کے foreign reserves کہاں ہیں، foreign earnings کہاں ہیں، آپ کی generation کہاں ہیں، آپ کہتے ہیں کہ ہم export کریں گے اور ہم import کم کریں گے، آپ کیا چیز export کریں گے، گھاس export کریں گے، آپ نے ایجنڈا دیا ہے لوگوں کو کہ گھاس کھائیں، میں آپ سے کہتا ہوں جناب چیئرمین صاحب! کہ لوگ گھاس تو پہلے سے ہی کھا رہے ہیں، گھاس کا راشن بھی اب آدھا ہو جائے گا، اس کے لئے آپ تیار ہو جائیں، ابھی بھی آپ کے اقتصاد کی یہ حالت ہے ، اوپر سے جناب وزیراعظم صاحب نے جو چھوٹے شہنشاہ بن گئے ہیں پارلیمنٹ کا نام لے لے کر، انہوں نے اپنی dictatorship قائم کی ہے اور صرف اپنی من مانی کر رہے ہیں اس ملک میں، انہوں نے قوم کو ترقی کا ایک زبردست ایجنڈا دیا ہے ، اس ایجنڈے میں کیا ہے ، اس ایجنڈے میں یہ ہے کہ ایسے وقت میں جب ہندوستان کے ساتھ مخاصمت ہے، جب آپ نے ان کے مقابلے میں ایٹمی دھماکہ کیا ہے اور لوگوں

کو arouse کیا اور آپ نے اس کے لئے مٹھائیاں بانٹیں ' اس کے بعد آپ نے ایمرجنسی نافذ کر کے لوگوں کے بنیادی حقوق سلب کر دیئے، جب آپ ایک طرف لوگوں کو بھوک سے مارنا چاہتے ہیں، دوسری طرف ان کے بنیادی حقوق کو آپ غصب کر رہے ہیں تو اس ملک میں crime کے بجائے اس کے دماغ میں کیا آئے گا، ان کے دماغ میں revolt آئے گا، ان کے دماغ میں disorder آئے گا، ان کے دماغ میں ایسی بات آئے گی جو negative thinking ہوگی کیونکہ ان کو آپ نے fundamental rights سے deprive کیا اور اقتصادی بہتری کی کوئی امید ان کے سامنے نہیں ہے۔ تو fundamental rights بھی آپ نے ان سے چھینے، کس لئے چھینے ہیں، اس لئے کہ اس قسم کے قانون آپ بنا سکیں جو ابھی کل اسمبلی سے بلڈوز ہو کر آ رہا ہے، اس قسم کے قوانین آپ پاس کریں اور تین صوبوں کے لئے آپ نے وفاق کی طرف سے کیا مژدہ سنایا۔ جناب وزیراعظم صاحب جب ٹی وی پر آئے تو انہوں نے کہا کہ شیر تو چنگھاڑ کے ساتھ اس وقت جاگتا ہے جب اس کو کوئی چیلنج کرتا ہے، جب کوئی اس کے مقابلے پر آ جائے، تو تینوں صوبوں کی جو کسمپرسی ہے، جو ان کی misery ہے which will arise out of the construction of Kala Bagh Dam تو انہوں نے ان کو ایسے ہی چیلنج کیا، جیسے انہوں نے واجپائی کو چیلنج کیا تھا۔

جناب والا! جب آپ کالا باغ ڈیم کا ایجنڈا دیں گے، قومی تعمیر کا ایسا ایجنڈا دیں گے تو اس میں ہمارے پختون خواہ کی زمین ڈوبے گی، یہاں پر ہمارے محترم سینیٹر ہیں، میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا، انہوں نے کہا کہ اگر کالا باغ ڈیم کی مخالفت کی جائے گی تو ہم iron hand کے ساتھ اس کو crush کریں گے اور کہا کہ کس کو پسند نہیں کہ اس کی زمین میں لہلہاتے ہوئے کھیت ہوں، ہمیں پسند ہے، لیکن اگر آپ ایک طرف لہلہاتے ہوئے کھیت پیدا کرنا چاہتے ہیں جو ابھی پیدا نہیں ہوئے، تو دوسری طرف کی لہلہاتی ہوئی زندگی کو آپ برباد کرنا چاہتے ہیں، ان کو آپ ڈبونا چاہتے ہیں۔ جس پشاور ویلی کو آپ ڈبونا چاہتے ہیں، اس میں ایک کروڑ کے قریب لوگ بستے ہیں - سندھ میں جہاں پر آپ پانی کی قلت پیدا کرنا چاہتے ہیں، تقریبا آدھا سندھ ریگستان بن جائے گا، تو یہ قومی ایجنڈا تو اور بھی تاریک ایجنڈا ہے جو لوگوں کے دماغ پر چھا گیا ہے، جس کے بعد آپ کی اقتصادی حالت تباہ ' آپ کا آئین ڈکٹیٹرانہ شکنجے میں قید ہوگا۔ آپ کا قومی ایجنڈا اصل میں قومی بربادی کا ایجنڈا ہے تو ایسی صورت میں اب کراچی کی صورتحال کیا بن جائے گی،

کراچی کی صورتحال اس حد تک پہنچ گئی ہے، جناب چیئرمین صاحب آپ کو بھی پتہ ہے، مجھے بھی پتہ ہے اور وزراء کو بھی پتہ ہے کہ کراچی کی قسمت کا فیصلہ ابھی کس لیول پر ہونے والا ہے جس سے ایک بھیانک نتیجہ نکلے گا۔ اس لئے یہ سب ہوا ہے، کچھ یہ اس وجہ سے ہے کہ اس ملک میں جو حکمران اب بنے ہیں، انہیں اقتدار کا ایک نشہ آ گیا ہے، انہوں نے جو مینڈیٹ لیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب اس میں آمریت چلے گی تو آمریت کی وجہ سے وہ مسائل جو جنم لے چکے ہیں، ان کا علاج اس حکومت کے بس کی بات نہیں ہے۔

ابھی میں آپ سے کہتا ہوں کہ یہ حکومت اس قابل کسی طرح سے بھی نہیں ہے کہ ان حالات کو control کر سکے، اس کو قابو میں لا سکے اور اس کا کوئی سدباب کر سکے، اس کا کوئی علاج کر سکے۔ ان کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ابھی جب وقت ہے تو یا تو اپنی پالیسیوں کو drastically بالکل revise کریں اور یا پھر سیاسی رستہ اختیار کر کے اس ملک میں دوبارہ انتخابات کرائیں تا کہ لوگ سمجھیں کہ ہم اپنے لئے ایک ایسی حکومت قائم کریں جو ہمیں ٹھیک راستے پر چلائے۔ جس وقت ان کو یہ مینڈیٹ ملا تھا اس وقت انہوں نے قوم سے کچھ اور وعدے کئے تھے، لیکن مینڈیٹ حاصل کرنے کے بعد تو یہ کسی اور راہ پر چل پڑے۔ آپ کے سامنے ہے جناب، آپ اس میں بہت active رہے ہیں، ہم سب اس میں active تھے، جب انہوں نے سپریم کورٹ کے ساتھ تنازعہ کھڑا کر دیا، جو کہ شخصی تنازعہ تھا لیکن انہوں نے کہا کہ یہ پارلیمنٹ کی supremacy کے لئے ہے، تو سارے پارلیمنٹ کا جو influence تھا، جو اس کا prestige تھا، جو wave تھا اس کو استعمال کیا اور اپنے پرابلم کو انہوں نے اس طریقے سے حل کیا۔ مگر اس کے نتیجے میں انہوں نے مطلق العنانیت کی، autocracy کی، ڈکٹیٹرشپ کی راہ اختیار کی اور ان پالیسیوں کی وجہ سے جو انہوں نے اختیار کی ہیں، ان کے ماسوائے ایک دو وزیروں کے باقی بالکل بے بس ہیں۔ پارلیمنٹ کا تو یہ حال ہے کہ پارلیمنٹ کے لوگوں کی تو آپ نے Medicine جو ملتی تھی وہ بھی بند کر دی ہیں اور سلطنت کا تو یہ حال ہے، میں یہ نہیں کہنا چاہ رہا تھا مگر what a disgrace to a country where the Prime Minister's Secretariat is going to be put to auction. Can there be any thing more disgraceful for a country in the 20th century اس حد تک اس ملک کو آپ لے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ قربانی ہے۔

look at this ridiculous term that he is going to put to auction the Prime Minister's

Secretariat, A county which can not sustain its own Prime Ministerial Secretariat. What is the worth of that country in the 20th Century?

اور پھر آپ بھیک کا کشکول لے کر پھرتے ہیں ۔ آپ کے ساتھ کوئی اٹھ کر ہاتھ نہیں ملاتا۔ میں نام نہیں لیتا سب معزز لوگ بیٹھے ہیں، آپ نے TV پر دیکھا ہے ہمارے صدر محترم کے ساتھ بعض لوگ اٹھ کر ہاتھ بھی نہیں ملاتے ۔یہاں تک ہماری prestige ہے ۔وہ کہتے ہیں کہ میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ International Community میں ہماری prestige بہت اوپر چلی گئی، آپ کی prestige کہاں چلی گئی آپ کی prestige تو zero پر آگئی ہے کہ آپ کے Head of State کے ساتھ کوئی اٹھ کر ہاتھ بھی نہیں ملاتا ہے اور اس میں اتنی سکت بھی نہیں ہے کہ وہ اس محفل سے walk out کر جائے ۔وہ آرام سے وہاں بیٹھا رہتا ہے۔

میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ کراچی میں تو حالات بالکل خراب ہیں اور سارے ملک میں بھی حالات خراب ہیں۔ ہمارے بیچارے وزیر داخلہ یہاں آ کر بیٹھ جاتے ہیں ، ایک کان سے باتیں سن کر دوسرے کان سے وہ نکال دیتے ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب کہاں ہیں، پرائم منسٹر صاحب تو اپنے ساتھ باہر ایک ٹرک لوڈ لے کر جاتے ہیں ۔ ان فارن ٹورز پر وہاں جا کر کیا باتیں کر رہے ہیں، ہمارے سامنے تو کوئی نتیجہ نہیں آیا ہے۔ آپ پر لوگوں کا اعتماد کہاں رہا ہے ۔چار جگہ تو آپ گئے۔ آپ نے پاکستان کے جو محب وطن لوگ ہیں ان سے کہا کہ آپ اپنا پیسہ بینکوں میں جمع کرائیں اور ہمارا جو wizard ہے سرتاج عزیز صاحب ،جو زبردست اقتصادی جادوگر ہے، وہ ان کے ساتھ گیا ۔ انہوں نے کہا آپ یہ پیسہ دیں تو میں آپ کو جنت تعمیر کر کے دے دوں گا ۔جب وہ پیسہ یہاں آیا ، جب دس بارہ بلین بن گیا تو اس کو ضبط کر لیا

what a fraud? You see, you are defrauding your own nationals who are acting, who are sitting out in foreign countries.

اچھا جی سرتاج عزیز صاحب نے جو فارمولا ایجاد کیا ہے اس کو تو سلام پیش کرنا چاہیئے ۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس وہ فارمولا ہے جو نہ Einstein کے پاس تھا نہ Newton کے پاس تھا اور نا ہمارے سائنس دان عبدالقدیر صاحب کے پاس ہے ۔ ہم نے mathematics میں یہ سیکھا تھا اور اب بھی ہمارا یہ خیال ہے کہ دو اور دو کو آپس میں ضرب دیں تو چار بن جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نہیں دو اور دو چالیس بنتے ہیں۔ اس لئے چالیس بنتے ہیں کہ دو اور دو تو چار ہو گئے اور

صفر کی تو کوئی value نہیں ہے تو ساتھ لگا لیں چالیس بن گیا۔ آپ دیکھیں اس دن یہاں تشریف لائے

when he was delivering a speech and he was saying that indicators are indicating upwards trend and here everything is nose diving. You cannot have even an expression for this disaster, sir.

وہ جو wizard اس کو چلا رہا ہے ہمارے حساب کو اور باقی جو ان کے wizards بیٹھے ہیں وہ بھی اس کو چلا رہے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ جو اندھیر نگری میں جو چوپٹ راج ہے۔ اس سے ہمیں چھٹکارا کیسے ملے گا۔ ان عوام کو، جو پندرہ کروڑ عوام پاکستان کے بھوکے ننگے ہیں، جو آدھے راشن پر گزارا رہے ہیں، جن کے آگے کوئی future نہیں ہے، جن کے آگے کوئی امید کی کرن نہیں ہے، وہ اس دلدل سے کیسے نکلیں گے۔ اس کا یہی راستہ ہے کہ یہ اپنی پالیسی کو یا reverse کریں اور ایسے لوگوں سے مشورہ کریں جو اس قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ کر سکتے ہیں practically۔ یہ زبانی جمع خرچ نہیں چاہیئے ۔ یہ ہے کہ really متانت کے ساتھ، سنجیدگی کے ساتھ election announce کریں اور اگر ان کو پھر کسی نے مینڈیٹ دے دیا تو ان کو پتا ہو گا۔ ان کو مینڈیٹ نہیں ان کو سر چھپانے کی جگہ بھی نہیں ملے گی۔ جناب عالی! ان الفاظ کے ساتھ اگر میں چلتا رہوں تو میرے پاس اتنا کچھ ہے کہ یہ تو کبھی ختم نہیں ہو گا۔ میں نے ابھی تین پوائنٹ کہے ہیں لیکن ابھی ایک ہی مصرع ان کے لئے کہا تھا، وہ دوسرا نہیں پڑھوں گا۔ پہلا غالب کا شعر ہے کہ

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب

دوسرا مصرع نہیں پڑھوں گا۔ Thank you very much.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ جی۔ حافظ صاحب۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ ایک تقریر ادھر سے ہوتی ہے اور ایک تقریر ادھر سے ہوتی ہے، لسٹ ہم نے بھی دی ہے۔ نہیں گزارش یہ ہے کہ ایک تقریر ایک طرف سے ہوتی ہے دوسری تقریر دوسری طرف --------

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اس کے بعد دو آدمی ادھر سے بول لیں۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ اتنا وقت بھی نہیں ہوتا ۔اسی ترتیب سے رکھیں گے ۔اگر نہیں تو پھر گڑبڑ ہو جائے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اچھا حافظ صاحب فرمائیے۔

حافظ فضل محمد۔ بسم اللہ الرحمنٰ الرحیم۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ چیئرمین صاحب نے یہ فہرست مجھے دی ہے جس میں گورنمنٹ کی طرف سے سپیکرز ہیں اس میں خواجہ قطب الدین صاحب ہیں ' خدائے نور صاحب ہیں' پرویز رشید صاحب ہیں' جمالی صاحب ہیں ۔ آپ بولیں حافظ صاحب ۔

حافظ فضل محمد۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم نحمدہُ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ اما بعد ۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی راجہ صاحب ۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ جناب فیصلہ یہ ہوا ہے کہ ایک تقریر اس طرف سے اور ایک تقریر اس طرف سے ہوگی۔ مٹہ صاحب بولیں ہیں اب ادھر سے ایک سپیکر بولے گا ۔ پھر حافظ صاحب کی باری آئے گی ۔

Mr. Presiding Officer: Just one minute, In oblivion of the practice I gave him the floor. Let him speak then I will follow the procedure.

حافظ فضل محمد۔جناب چیئرمین تقریر کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتے ہیں ۔ جناب آپ کچھ آداب تو سیکھیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی عباسی صاحب ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین جب بھی اجلاس شروع ہوتا ہے تو قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان بیٹھ کر یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم نے ایوان کو کس طرح چلانا ہے تو اس لئے جو فیصلہ ہوا ہے یہ بالکل درست ہے ۔ نہیں' جناب ' یہ بات قانون میں کہیں ہمیں بتائیں۔ ہمیشہ یہ پہلے فیصلہ ہو جاتا ہے کہ ایک طرف سے ایک تقریر ہو گی اور پھر دوسری طرف

سے دوسرا تقریر کرے گا۔ میں آپ کی رولنگ کو مانتا ہوں یہ طے شدہ فیصلہ ہے جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اچھا آپ تشریف رکھیں۔ میں نے لیڈر آف دی ہاؤس کو explanation دی ہے آپ بیٹھ جائیں عباسی صاحب حافظ صاحب آپ چلیں بولیں۔

حافظ فضل محمد۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین (آیت)

شہر ویران اداس ہیں گلیاں
رہگزروں سے اٹھ رہا ہے دھواں
آتش غم میں جل رہے ہیں دیار
گرد آلود ہیں رخ دوراں

جناب عالی۔ ہمیں دکھ ہے کہ جب بھی ہم کراچی کے مسئلے پر کچھ کہتے ہیں تو یقیناً" ہمیں دکھ ہوتا ہے۔ اگر ہم کشمیر کے محاذ پر لڑتے، وہاں ہمارے لوگ شہید ہوجاتے تو ہمیں اتنا افسوس نہ ہوتا۔ بلکہ ہمیں اس پر فخر ہوتا۔ اگر ہم اسرائیل کے خلاف لڑتے ہمارے لوگ ہلاک ہو جاتے تو ہم ان کو شہید کہتے۔ اگر ہم اپنے ملک کی دشمن قوم کے ساتھ لڑتے اور ہماری روزانہ اتنی جانیں ضائع ہو جاتیں تو ہمیں فخر ہوتا اور ان کی قبروں پر ہم پھول چڑھاتےلیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ کراچی میں مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے بلکہ یہاں تک مسئلہ ہےمسلمان تو اپنی جگہ پر کراچی میں اپنی ایک ہی برادری کے لوگ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں۔مہاجر برادری سے جن کا تعلق ہے وہ دونوں فریق مان بھی رہے ہیں۔ البتہ مصیبت یہ ہے کہ ایک دوسرے پر الزام یہ لگاتے ہیں کہ الطاف حسین ایجنسیوں کا بندہ ہے دوسرا کہتا ہے کہ حقیقی والے ایجنسیوں کے بندے ہیں۔ مجھے اس پر افسوس نہیں ہے دشمن تو کرتا ہی یہی ہے۔ دشمن کا پروگرام اور منصوبہ یہی ہے۔ RAW سے ہمیں کوئی شکوہ نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ہمارے ملک میں را والے مداخلت کرتے ہیں یا موساد والے کرتے ہیں یا CIA والے کرتے ہیں یا خاد والے کرتے ہیں یا KGB والے کرتے ہیں وہ تو ہیں ہی ہمارے مخالف۔ وہ تو چاہتے ہی یہی ہیں کہ ہمارے ملک کے حالات اس طرح دگرگوں ہوں اور اس طرح ایک پریشانی کا عالم ہو اس طرح تذبذب اور اضطراب کا ایک عالم ہو کہ یہاں پاکستان کی ترقی پیچھے چلی جائے اور پاکستان آگے نہ جائے۔ یہ تو چاہتے ہی یہی ہیں۔ مجھے افسوس ان لوگوں پر ہے جو ان ہی ایجنسیوں کے ہاتھ چڑھ

جاتے ہیں۔ دس ٹکوں کے لئے اپنے مسلمانوں کو مرواتے ہیں۔ اپنے پاکستانی مسلمان بھائیوں کو مرواتے ہیں قتل کرتے ہیں اصل مجرم وہ لوگ ہیں ۔ ہندو یہاں آ کر براہ راست بدمعاشی نہیں کر سکتے ، نہ یہاں دہشت گردی کر سکتے ہیں۔ نہ ان کو یہاں وہ حالات میسر ہیں، نہ ان کو گلیوں کا پتہ ہے، نہ ان کو گھر گھر کا پتہ ہے، نہ فرد فرد کا پتہ ہے کہ وہ اس طرح ٹھکانے پر ، بالکل نشانے پر لگ جائے لیکن یہاں ہمارے اپنے لوگ ان کے لئے استعمال ہوتے ہیں ۔

جناب والا! مجھے اس سلسلے میں یقیناً کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ جو لوگ اب شکایت بھی کر رہے ہیں، جو کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے یہی صوبہ سندھ میں حکومت میں بھی شامل ہیں ، مرکز میں بھی حکومت میں شامل ہیں۔ جب حکومت بھی ان کی اپنی ہے تو پھر کس سے شکوے کرتے ہیں کہ ہمیں قتل کیا جا رہا ہے ۔ اس زمانے میں ہماری سمجھ میں کچھ بات آتی تھی جب یہاں مرکز میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہوا کرتی تھی ، سندھ میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہوا کرتی تھی لیکن اب تو نہ سندھ میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے نہ مرکز میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے۔ اب تو وہاں بھی ان کی اپنی حکومت ہے، یہاں بھی ان کی اپنی حکومت ہے۔ پھر یہ کون ہے جو ان کو قتل کر رہا ہے اور یہ کون ہے جو وہاں اس قسم کے حالات پیدا کر رہا ہے۔ یہ آسمان سے اتر رہے ہیں یا زمین سے ابھر رہے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کون لوگ ہیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ ایجنسیاں ہیں۔ یہ صاف بتا دیں کہ ہماری آئی ایس آئی اس طرح کرا رہی ہے یا راء کرا رہی ہے ۔ اگر آئی ایس آئی والے ہیں تو وہ بھی ہمیں بتا دیں کہ آئی ایس آئی والے ہمارے اندر یہ کرا رہے ہیں۔ اگر راء والے ہیں تو ہمیں پھر ان سے یہ شکوہ ہے کہ آپ راء کے ایجنٹ کیوں بن رہے ہیں ۔

جناب والا! مجھے دلیل سے سمجھایا جائے کہ یہ کس لئے رو رہے ہیں؟ ان کی اپنی حکومت ہے اور دنیا جہاں میں ایک مسلمہ اصول ہے کہ جس مقتول کے قاتل نہ ملیں اس کی قاتل حکومت وقت ہے یا حکومت وقت اس قاتل کو برسرعام لے آئے ، عدالت کے حوالے کر دے اور عدل و انصاف کے حوالے کر دے اور اگر اس کے قاتل نہ ملیں تو اس کی قاتل حکومت وقت ہے ۔ حکومت وہاں بھی ان کی اپنی ہے یہاں بھی ان کی اپنی حکومت ہے ۔ ابھی تک مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ الطاف بھائی ابھی تک لندن میں کیا کر رہے ہیں۔ ان کی یہاں پر بھی اور سندھ میں بھی حکومت ہے۔ جب ایک بندہ اپنے دور حکومت میں پاکستان

نہیں آسکتا، مجھے بالکل یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ وہ ابھی تک کیوں پاکستان نہیں آ رہا لیکن جناب اس کا ایک بیان آیا تھا۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ رضوی صاحب تشریف رکھیں۔

حافظ فضل محمد۔ جناب والا! آپ کے علم میں ہے اور اخبارات کا ریکارڈ اس پر گواہ ہے کہ الطاف بھائی کا بیان آیا تھا کہ اگر امریکہ مجھے ضمانت دے تو میں پاکستان چلا جاؤں۔ آپ مجھے بتائیں کہ وہ امریکہ کی ضمانت پر پاکستان آنے کو تیار ہیں تو پھر وہ کس کے لئے کام کریں گے۔ یہاں بھی اور سندھ میں بھی ان کی اپنی حکومت ہے، سچ باتیں بہت تلخ ہوتی ہیں جناب بہت سے لوگوں کے اندر یہی جذبات ہوتے ہیں کہ وہ کہہ نہیں سکتے۔ اس میں ان کی کچھ مصلحت ہوتی ہے۔ ہماری کوئی مصلحت نہیں ہے۔ آپ مجھے یہ سمجھائیں کہ وہ امریکہ کی ضمانت پر آتے ہیں، کیا امریکہ ہمارا دوست ہے۔ امریکہ کی دوستی، پاکستان کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ امریکہ نے دو تین بار ہمارے ساتھ بہت غداری کی ہے۔ صرف بے وفائی نہیں کی بلکہ ہمارے ساتھ غداری کی ہے۔ لہذا امریکہ قطعاً ہمارا دوست نہیں ہو سکتا۔ امریکہ کے New World Order میں جناب والا! پاکستان کے پانچ حصے شامل ہیں۔ انہوں نے پاکستان کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور ابھی اس کے کچھ آثار نظر آ رہے ہیں لیکن مجھے نواز شریف صاحب سے سخت شکوہ ہے۔ وہ نادانستہ طور پر اس قسم کے لوگوں کے مشوروں پر جا رہا ہے کہ وہ پاکستان کی تقسیم کو قریب سے قریب تر لا رہا ہے۔ کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر ہماری پارٹی کی جو پالیسی ہے وہ اپنی جگہ پر ہے لیکن اس وقت ان کو کالاباغ ڈیم کا مسئلہ نہیں چھیڑنا چاہیئے تھا۔ اب سندھ کو الگ کر دیا، بلوچستان کو الگ کر دیا، سرحد کو الگ کر دیا، تو یہ سارے پنجابیوں کو گالی دیتے ہیں۔ اسلام اور خصوصاً ہماری جمیعت العلمائے اسلام کی پالیسی کسی لسانیت، علاقائیت، مذہبی فرقہ واریت کی بنیاد پر نہیں ہے۔ بلکہ دو طبقاتی نظام کی بنیاد پر ہے۔ ظالم اور مظلوم کی بنیاد پر ہے۔ آج بھی ہم یہ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ مظلوم پنجاب میں رہتے ہیں۔ پنجاب میں بھی مظلوم ہیں اور ظالم طبقہ بھی ہے۔ سرحد میں بھی مظلوم ہیں اور ظالم طبقہ بھی ہے۔ ہمارے بلوچستان میں سندھ میں بھی ایک مخصوص طبقہ ہے جو انگریزوں کے دور سے مراعات یافتہ چلا آ رہا ہے۔ یہی ظالم طبقہ

ہے اور یہ سارے حالات اس طبقے نے پیدا کئے ہیں ۔ہمارے bureaucrates میں بھی کچھ اس قسم کے لوگ ہیں جناب عالی کہ وہ بجائے پاکستان کے دوسروں کے لئے کام کر رہے ہیں۔ وہاں سے ٹی اے ڈی اے وصول کرتے ہیں۔ وہاں سے تنخواہیں وصول کرتے ہیں ۔یہ حقوق کی ایک جنگ ہے۔ ان کے ساتھ تو ہمیشہ ہم ہوتے ہیں حقوق اپنی جگہ پر ہیں لیکن اس فرقہ واریت کو ، علاقائیت ، مذہبی جنون کو جس کی بنیاد جناب یہ کفر کا فلسفہ ہے۔ یہ اسلام کا نہیں ہے۔ سب سے پہلے اس فلسفے کا موجد اعلیٰ فرعون تھا ۔ فرعون نے قبطی اور بنی اسرائیل کی دو قوموں کی تفریق ڈالی ۔ اپنے قبطی فرقہ کو اس بنیاد پر جمع کیا ۔ بنی اسرائیل کے خلاف نفرت دلا کر اپنی حکومت کو مضبوط کیا۔ پھر بنی اسرائیل پر جو مظالم ڈھائے اس پر قرآن بھی گواہ ہے ۔

جناب یہ اس وقت سے چلا آ رہا ہے ۔پھر اس پر انگریزوں نے عمل درآمد کیا۔ یہ تو بہت بڑا نقشہ ہے پورے عالم کے حوالے سے نقشہ ہے۔ خلافت عثمانیہ کو تو اسی حربے کی بنیاد پر انہوں نے تقسیم کر دیا۔ عربوں کو بھی آپس میں لڑا دیا ۔اسلامی ممالک کو بھی آپس میں لڑا دیا۔ پوری خلافت کو تہس نہس کر دیا۔ پوری خلافت عثمانیہ کو تہہ و بالا کر دیا اور بالکل پاش پاش کر دیا۔ مسلمانوں کی جو قوت اور جو مرکزیت تھی اس کو ختم کر دیا ۔

یہ انگریزوں کی سازش ہے۔ آج اس ایجنڈے پر پوری دنیا میں امریکہ عمل در آمد کرا رہا ہے۔ کچھ ہمارے لوگ نادانستہ طور پر یعنی لاشعوری طور پر ان کے لئے استعمال ہو رہے ہیں ۔آج کل امریکہ کو سب سے بڑی بندر گاہ کی ضرورت ہے ۔ اس کی ضرورت ہے کہ چین کو کنٹرول کرے ،وسطی ایشیا کے جو اقتصادی مفادات ہیں ان کو حاصل کرے ۔یہاں کراچی آنا چاہتے ہیں اور یہاں کراچی کے حالات کو اس طرح بدتر کرتے ہیں۔ آپ کو علم ہے کہ امریکہ کو پہلے سے بھی علم تھا کہ پاکستان کے پاس ایٹم بم ہے ۔ انہوں نے جب New World Order کو تشکیل دیا تو اس وقت ان کا سب سے پہلا ٹارگٹ تو یہی تھا کہ پاکستان کو اقتصادی لحاظ سے مفلوج کر دیا جائے ،ورنہ پاکستان کے لوگ جذباتی ہیں ۔وہ اپنی فوجی قوت کو ، ایٹمی قوت کو کمزور کرنے کے لئے ،پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ اس کا واحد علاج یہ ہے کہ ہم ان کو اقتصادی طور پر مفلوج کر دیں ۔ اس وقت یہ فیصلہ New Word Order کی تشکیل کے دوران ہوا تھا کہ ہم ان کے پیسے کی value کو ختم کر دیں گے ۔ روپے کی قدر کو ختم کرنے پر عمل در آمد ہو رہا ہے ۔

ہمارے وزیر صاحب اعداد و شمار کے یقیناً جادوگر ہیں لیکن ان کے دماغ ، یہ دو کانوں

کے اندر کچھ بھی نہیں ہے ۔خالی دو اور دو چار کا حساب تو جانتے ہیں لیکن وہ اس طرح فارمولے بناتے ہیں کہ اس کا فائدہ امریکہ کو جاتا ہے۔ کل ہی بجٹ پاس ہوا ، کل ہی انہوں نے اعلان کر دیا کہ پیسے کی قدر، روپیہ کی قدر گرے گی نہیں، کم نہیں ہو گی لیکن دوسرے دن آپ نے اخبارات میں دیکھ لیا ۔ابھی ہمارے اقتصادی حالت کتنے خراب ہیں۔ جناب عالی! اس ایوان کا یہ حق ہے کہ ان کو صحیح حالات بتا دیئے جائیں۔ یہ گورنمنٹ کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ہمیں بتا دیں کہ کراچی کے اندر یہ کون کرا رہا ہے ۔یہ کون لوگ ہیں کہ جو قتل و غارت کرا رہے ہیں ۔ہماری اپنی ایجنسیاں ان کو سامنے لائیں ، کیا ہم ان کو پیسے اس لئے دے رہے ہیں کہ ہمارے ملک کے ایسے نوجوان غریب عوام، بے گناہ اور مظلوم ، مفلوک الحال غریب عوام اس طرح بے دردی سے قتل کر دیئے جائیں ۔ان کی عزتیں اس طرح لٹتی جائیں؟ کیا ہم ان کو اس لئے پیسے دیتے ہیں ؟ اگر یہ نہیں ہے ،باہر کی کوئی طاقت ہے تو پھر بھی یہ ہمیں بتا دیں کہ فلاں فلاں اس کے ایجنٹ ہیں۔ یقیناً "را" خود نہیں آسکتی ہے ہمیں بتا دیا جائے ۔

جناب عالی! غیر سیاسی حکومتوں کے فیصلوں کے ہمیشہ اثرات ہوتے ہیں ۔ ان کی غلط پالیسیاں بھی ہیں۔ ضیاء الحق کے کچھ فیصلوں ، کچھ پالیسیوں کی یقیناً میں اب بھی حمایت کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اپنے نظریے کے حوالے سے ٹھیک تھے لیکن ان کے منفی پہلو بھی یقینا تھے ۔ان کے غلط فیصلے بھی تھے۔ جس وقت جرنیل یہاں حکمران آیا ہے جناب والا! اس وقت سے یہ معاملات چلے آ رہے ہیں۔ ان کو ایک ضرورت تھی ۔ سیاسی جماعتوں کو ہٹانے کے لئے ، سیاسی جماعتوں اور عوام کے درمیان ایک خلاء پیدا کرنے کے لئے ، ایک خلیج پیدا کرنے کے لئے ، نفرت اور عداوت اور بغض اور عناد پیدا کرنے کے لئے، عوام کو سیاسی قوتوں کے ہاتھ سے نکالنے کے لئے انہوں نے اس طرح کیا۔ جس طرح غیر سیاسی لوگوں کو آگے لے آئے، ان کے نتائج ابھی یہ ہیں کہ ہم ابھی تک بھگت رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حافظ صاحب ذرا آپ kindly wind up کرنے کوشش کریں تاکہ دیگر ممبر صاحبان کو بھی کچھ وقت مل جائے۔

حافظ فضل محمد: جی بالکل کریں گے انشاء اللہ۔ تو جناب یقیناً ہم کہتے ہیں کہ:

دشمنوں نے جو دشمنی کی ہے
دوستوں نے بھی کیا کمی کی ہے

(فارسی میں شعر پڑھا)

ہمیں اوروں سے کیا شکایت ہے جناب عالی ہمارے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اپنوں نے کیا ہے، ہمارے اندر سے وہ لوگ ہیں جو یہاں ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں۔ پھر فرقہ واریت ، جناب عالی ! ایران میں بھی شیعہ سنی رہتے ہیں، افغانستان میں بھی شیعہ سنی رہتے ہیں، عرب جتنے بھی اسلامی ممالک ہیں، وہاں بھی شیعہ سنی رہتے ہیں، لیکن وہاں یہ اثرات کیوں نہیں ہیں، یہ بدبختی صرف یہاں کیوں ہے، وہ اس لئے ہے کہ یہاں انگریزوں نے آکر اپنی حکومت کو طول دینے کے لئے، اپنی غلط اور ناروا حکومت کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے، ایک جو مشہور جملہ ہے کہ لڑاؤ اور حکومت کرو، اس پر عمل کیا، لسانی فرقہ واریت، علاقائی فرقہ واریت، مذہبی فرقہ واریت کو ابھاز ابھار کرکے ، ابھی تک ان کے اثرات ہم دیکھ رہے ہیں اور آج کل تو یہ حالات ہیں کہ اب تو وہاں چاہے کراچی میں ہو چاہے پنجاب میں ، جو فرقہ واریت ہوتی ہے، ان کے اپنے قائد کو بھی پتہ نہیں ہوتا ہے۔ کھاتے تو ان کے کھلے ہوتے ہیں۔ عام دہشت گرد، عام ڈاکو، جو بھی آتا ہے، ان کے نام پر بہت کچھ کر لیتا ہے، اور وہ اسی کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔ اب ان کو اپنے کارکنوں پر بھی کنٹرول نہیں ہے۔ میں ایم کیو ایم والوں کو انتہائی ہمدردی سے کہتا ہوں، مجھے ان سے کوئی نفرت نہیں ہے، میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں اور یہ مشورہ دینا چاہتا ہوں چاہے ان کو اچھا لگے یا برا لگے کہ اپنی صفوں میں بھی چھانٹی کریں، اپنی صفوں کی بھی صفائی کریں۔ آپ کی صفوں کے اندر بھی ایسے لوگ گھسے ہوئے ہیں جو آپ کو دنیا میں، پاکستان میں بدنام کریں گے۔ آپ کی پوری جماعت پر، آپ کی پوری سیاسی قیادت پر یہی دہشت گردی کا لیبل لگے گا اگر آپ اس کی تطہیر نہیں کریں گے اور یہ حکومت وقت کا بھی فریضہ ہے کہ وہ جو بھی منصوبہ ہو تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین کو بلالیں اور ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، یہ کوئی دوسرے ممالک کے دشمن لوگ تو نہیں ہیں، یہ اپنے ملک کے لوگ ہیں۔ ان سے مشورے لیں، اور ایک ایسی ترتیب اور منصوبہ بندی کریں کہ وہاں کراچی کے حالات کنٹرول میں آجائیں۔ جناب ہم سب کو پتہ ہے کہ کراچی ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے۔ کراچی کے حالات جب تباہ و برباد ہوجائیں گے تو پاکستان اقتصادی طور پر مفلوج ہوجائے گا۔ پھر یہ پاکستان تباہ و برباد ہوجائے گا۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت بہت شکریہ۔ خواجہ قطب الدین صاحب! آپ کی تقریر بڑی مدلل اور to the point ہوتی ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ دس منٹ میں دریا کوزے میں بند کردیں گے۔

خواجہ قطب الدین: جناب دس منٹ تو بہت کم ہیں۔ جناب law and order یہ ہر حکومت کا فریضہ ہے۔ بغیر law and order کے نہ کوئی economic development ہوسکتی ہے، نہ کوئی social activity صحیح طریقے سے ہوسکتی ہے، کوئی social development نہیں ہوسکتی، نہ کوئی political activity صحیح طریقے سے ہوسکتی ہے۔ Law and order problem پر جو requisition کیا گیا یہ سیشن تو بدقسمتی سے پہلی تقریر جو رضا ربانی صاحب نے کی، میں وہ سن نہیں سکا۔ بہرحال دوسرے روز جب میں نے رضا صاحب سے اس کے بارے میں ڈسکس کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے party level سے بڑھ کر، non-partisan ہوکر بات کی، in the interest of the country بات کی۔ میں ان کی اس بات کی بڑی قدر کرتا ہوں۔ کیوں ملکوں میں جب کبھی اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں تو normally جب ایسے circumstances ہوتے ہیں، ایسی situation ہوتی ہے تو اپوزیشن اس کو capitalize کرتی ہے اور کوشش یہ کرتی ہے کہ ایسی غلطیاں حکومت سے ہوتی رہیں تاکہ اگلے انتخابات میں ان کا ووٹ بنک بڑھے اور یہ حکومت کو ہٹا سکیں اور خود حکومت میں آئیں۔ لیکن میں ان کی اس بات کی بڑی قدر کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو اس طریقے سے present کیا کہ بھئی ایک نیشنل پرابلم ہے، ہم ایک non-partisan approach لے کر اس کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن جو تقاریر میں نے بعد میں سنیں ہیں وہ بالکل partisan approach والی رہیں اور ان تقاریر میں صرف الزامات رہے اور most of the time baseless accusations رہے اور law and order کے problem کو solve کرنے کے لئے کوئی خاطر خواہ solution سامنے نہیں آیا۔

جناب والا! امن و امان کا مسئلہ کل کا نہیں، نہ ہی سال بھر کا مسئلہ ہے بلکہ یہ کافی پرانا مسئلہ ہے۔ اگر ہم اس کے حل کی طرف بڑھنا چاہیں تو پھر ہمیں اس کی ایک historical evaluation کرنی ہوگی اور بڑی احتیاط سے اس کو دیکھنا ہوگا۔ جب ہم اس کے حقائق کو dispassionately consider کریں گے تو پھر ہمارے سامنے کچھ اس کے solutions ہوں

گے ۔ اگر جذباتی تقریریں کریں گے تو پھر اس کے کبھی ادھر سے اور کبھی ادھر سے جواب آتے رہیں گے اور ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکیں گے۔

اس سے پہلے کہ میں ایک historical review present کروں میں ایک اور بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی گورنمنٹ law and order problem create نہیں کرتی۔ چاہے وہ ہم سے پہلے والی گورنمنٹ ہو یا ہماری گورنمنٹ ہو ، کوئی بھی law and order problem کو پیدا نہیں کرتی ، اور کوئی گورنمنٹ نہیں چاہتی کہ وہ خود اپنے آپ کو destabilize کرے۔ بنیادی طور پر یہ ہوتا ہے کہ مسئلے ہوتے ہیں اور اس میں اس particular government کے perceptions مختلف ہوتے ہیں اور وہ ان کی پالیسیز ہوتی ہیں جن کا ردعمل آپ مختلف شکلوں میں دیکھتے ہیں ۔ آج کل جو ہم law and order کا مسئلہ دیکھ رہے ہیں وہ ایک humiliative reaction ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں۔

پالیٹکس میں جو ہم militancy دیکھ رہے ہیں it starts from 1970 and onward لیکن اگر میں اس پریڈ کو consider کرنا شروع کروں تو پھر وہ بڑی لمبی story ہو جائے گی اور آپ نے کہا کہ میں ٹائم کم لوں تو میں صرف اتنا کہوں گا کہ 70s کے پیریڈ میں الذوالفقار آرگنائزیشن بنی ، اس کے بعد ایم آر ڈی موومنٹ جو 1983 and 1986 میں ہوئی that also led towards militancy in politics ہم اس پیریڈ کو consider نہیں کرتے اور ہم صرف دس سال کے پیریڈ کو consider کرتے ہیں جو 1988 سے لے کر 1998 تک ہے ۔ 1988 سے 1991 تک پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ اس وقت آپ سب جانتے ہیں اور کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے یہ historical facts ہیں ۔ اس زمانے میں law and order problem ایک نئی صورت میں رونما ہوا اور وہ kidnapping for ransom کی صورت میں ہوا اور وہ اتنا زیادہ پھیلا inspite of the fact کہ گورنمنٹ نے بڑی کوشش بھی کی کہ اس کو کنٹرول کرے لیکن kidnapping for ransom بڑھتی گئی جس کی وجہ سے economic activity reverse گیئر میں پڑ گئی۔ Basically kidnapping for ransom, businessmen کی کی گئی ۔ یہ businessmen جو ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی تھے ان کو بالکل destabilize کر دیا گیا اور اس حد تک یہ معاملہ بڑھا کہ for the first time in the history of Pakistan businessmen road پر آ گئے اور businessmen نے processions کراچی ، لاہور، حیدر آباد، پشاور اور میجر ٹاؤنز میں نکالے جس

کی وجہ سے جب economic activity reverse گیئر میں چل پڑی تو دوسرے problems create ہوئے اور violence نے بڑے پیمانے پر جنم لیا۔ اس دور میں تقریباً چوالیس کرفیوز لگے۔ اگر ہم اس پیریڈ کی فگرز نکالیں تو historically ہم 7% سے grow کرتے کرتے 3% پر پہنچ گئے۔

میں یہ facts اس لئے آپ کے سامنے لانا چاہ رہا ہوں کہ میں اسے problem of law and order سے connect کرنا چاہ رہا ہوں۔ اس کے بعد نواز شریف صاحب کی گورنمنٹ آئی تو یہ سارے مسائل نواز شریف کی گورنمنٹ نے inherit کئے لیکن جو perception اس گورنمنٹ کا تھا اور جو اس وقت analysis تھا وہ آپ نے دیکھا کہ over a period میں اس کو brief کرتا ہوں over the period انہوں نے kidnapping for ransom almost nil کر دیں۔ کچھ تھوڑی باقی رہ گئیں اور economic activity generate ہوئی اور economic activity اس طریقے سے generate ہوئی کہ ہم بڑی تیزی سے grow کرنے لگے۔ 7.5 percent growth rate تھی ہماری export ایک سال چوبیس پرسنٹ سے grow کرگئی اور ایک سال ساڑھے تیرہ پرسنٹ۔ جو rural area Sindh کا تھا جو پیپلز پارٹی کے زمانے میں had virtually become a hostage to the dacoits یہ سب جانتے ہیں تو during Nawaz Sahrif time انہوں نے اس سندھ کو بھی ان dacoits سے آزاد کرایا۔ اس کا reflection آپ نے دیکھا کہ نوازشریف کا ووٹ بنک increase ہوا اور rural Sindh میں ان کو کافی ووٹ ملے اور صرف یہ کہا گیا کہ اس نے ہم کو ڈاکوؤں سے آزادی دلائی۔ آپ اس period میں جو economic progress ہوئی اور economic activity ہوئی employment بڑھی اس کو co-relate کریں آپ جو law and order کے problems کم ہوئے۔ جب ہم نے unfortunately نوازشریف صاحب کو پورا term complete نہیں کرنے دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے بڑی غلطی تھی کاش کہ یہ پورا term complete کر لیتے تو ہم take off stage میں پہنچتے اور ہم ایسی position میں پہنچتے کہ شاید آج جو ہم حالات دیکھ رہے ہیں وہ حالات نہیں ہوتے۔ لیکن اس کے بعد ایک اچھی situation میں یہ گورنمنٹ پھر hand over کی گئی یا let's say پیپلز پارٹی کی حکومت آئی۔ یہ تین سال جناب چیئرمین! یہ پاکستان کی history کی one of the most بد ترین مثال ہے as far as the law and order is concerned اس کے اوپر اپوزیشن emotional نہ ہو میں۔ اس کو co-relate کر

رہا ہوں آپ اس کو اپنے اوپر نہ لیں ۔ ذرا میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں۔جناب اس میں inspite of the facts Sir پاکستان کی اگر تاریخ کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو پاکستان کی تاریخ میں دو بدترین periods تھے ایک تو وہ جب پاکستان dismember ہوا' جب پاکستان توڑا گیا اور دوسرا میں سمجھتا ہوں وہ جو کہ period ابھی پیپلز پارٹی کا گزرا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: خواجہ صاحب وقت کم ہے wind up کرنے کی کوشش کریں۔

خواجہ قطب الدین: نہیں جناب یہ میرے خیال سے ناانصافی ہو گی کہ سب لوگوں کو full time دیا گیا اور مجھے آپ وقت نہیں دے رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں جج ناانصافی نہیں کرے گا۔ آپ ذرا wind up کریں۔

خواجہ قطب الدین: جناب میں آپ کو یہ بتاؤں کہ یہاں سب سے بڑھ کے جو بات ہوئی کہ یہاں extra judicial killings ہوئیں۔ سب سے بڑھ کر جو بات ہوئی کہ یہاں state terrorism sponsor کیا گیا یہاں لوگوں کو ہزاروں کی تعداد میں مارا گیا لیکن اس کے باوجود وہ solution جو وہ چاہ رہے تھے وہ اس کو نہیں کر سکے۔ جب انہوں نے یہ قدم اپنایا تو again the economy went into the reverse gear ہم تقریباً economic collapse کر چکے تھے۔ جناب چیئرمین! ساری دنیا جانتی ہے' سارے عالمی ادارے جانتے ہیں' اس زمانے کی اخبار بھی اٹھا لیں' اس زمانے کی statements بھی پڑھ لیں کہ کس طریقے سے پاکستان کی economy down ہو چکی تھی unemployment بے انتہا بڑھ چکا تھا اور ہمارا for the first time in the history negative growth ہو گیا۔ اس کی وجہ سے یہ law and order problems اتنے compound کر گئے کہ اس حکومت نے اس وقت یہ سوچا کہ ان کو by state sponsored terrorism یا arms سے ان کو suppress کیا جائے ۔ لیکن basically میں آپ کو بتا رہا ہوں کراچی کا مسئلہ economic deprivation کی وجہ سے ہوا اور آج MQM بھی جو بنی ہے وہ اس وجہ سے بنی کہ وہ جو مہاجر طبقہ یا جو بھی طبقہ Urdu Speaking کا کہہ لیں وہ اس وجہ سے اٹھا کہ ان کی economic deprivations تھیں جس کی وجہ سے وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوئے۔ ان

کے پلیٹ فارم کے اوپر ان کو ایک امید کی کرن نظر آئی کہ یہ ان کو ان کے rights دلائیں گے اور ان کو بہتر زندگی دلا سکیں گے لیکن unfortunately during this period اس حد تک ظلم کیا گیا کہ یہ وقت آ گیا کہ پوری state machinery پوری administration almost collapse ہو چکی تھی اور as a resulting of which they were given the marching orders. اور جس کا آپ کو ہر جگہ۔۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer : Khawaja Sahib you have made a good point.

Khawaja Qutubuddin : Now, I will come to that. Basically میں بتانا یہ چاہ رہا ہوں کہ دیکھیں یہ economic deprivations ہیں ۔ کراچی کی طرف کسی حکومت نے صحیح طریقے سے اس کے problems کو study نہیں کیا۔ میں رضا ربانی صاحب کی اس بات کو believe کرتے ہوئے کہ non-partisan approach basis کے اوپر میں یہاں کچھ solutions کے اوپر بات کرنا چاہتا ہوں کہ کراچی جو آپ کو 60/70% of the revenue or 60 % revenue دیتا ہے اس کو پانچ فیصد توجہ نہیں ملتی ۔ ہماری حکومت نے جس طریقے سے law and order and economic problem settle کیا ہے جو کہ social problems ہیں ۔ جناب چیئرمین ! میں نے آپ کو بتایا کہ یہ سارے مسائل ہم نے inherit کیے ہیں پچھلی گورنمنٹ سے اور اب آپ دیکھیں آگے کہاں تک چلتے ہیں ۔

Mr. Presiding Officer : Thank you very much. You have right to make out a singular point that the law and order situation inherently linked up with economic situation, deteriorating economic situation.

خواجہ قطب الدین : مجھے آپ کھل کر بولنے نہیں دے رہے۔ بہت سارے points ہیں لیکن اب آپ کی مرضی ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : یہ کوئی نو دس کے قریب speakers کی لسٹ ہے ۔ آپ ایک دو منٹ میں wind up کریں ۔

خواجہ قطب الدین : جناب اس میں آپ کو بتاؤں کہ ------

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer : Please take your seat.

Mian Raza Rabbani : No. I won't take my seat. You are not supposed to draw conclusion and you are drawing conclusion from the speeches of the members. This is not prerogative of the Chair.

Mr. Presiding Officer : It is just to persuade him that he has been understanding rightly.

(interruption)

خواجہ قطب الدین : جناب میں آپ کو ایک بات بتاؤں کہ law and order situation میں پچھلے دور میں تقریباً 36 days in a year strikes میں بند رہی۔ اس سال one or hardly two strikes ہوئے ہیں۔ جو law and order problem ہے وہ confined ہے صرف about 12 police stations and 89 are free آپ کی economy کا growth rate one and half negative سے بڑھ کر 5.5 ہو چکا ہے۔ یہ جو law and order problem کراچی کا جو ہے اسکا basic reason انہوں نے خود accept کیا ہے کہ جس زمانے میں، 1996 میں جس وحشیانہ طریقے سے killing کی گئی تھی تو ان کی گورنمنٹ کا اپنا statement ہے کہ یہ problem solve ہوتے ہوتے تین سے پانچ سال لگیں گے۔

Mr. Presiding Officer : Khawaja Sahib! I think this is sufficient.

Khawaja Qutbuddin: Sir, the reason they had said was that so much of killing the animosity has crept up---

اتنی killing کی گئی کہ وہ فی الحال تو خاموش دبے رہیں گے لیکن وہ جو دشمنیاں develop ہو گئی ہیں جو ethnic basis پہ جو mistrust اور دشمنیاں develop ہو گئیں وہ کئی سال چلیں گی اور erupt کریں گی۔ تو یہ وہاں کا created problem ہے جو ہم نے inherit کیا اور اس

حکومت نے وہ ظالمانہ رویہ اختیار نہیں کیا جو انہوں نے کیا ۔ ہم جب political solution کی طرف جانے لگے تو سارے زخم سامنے نظر آئے ۔

Mr. Presiding Officer : Khawaja Sahib is this over ?

Khawaj Qutbuddin : No, no sir, you are busy.

تو یہ سارے problem جو ان کے زمانے میں انہوں نے crush کر کے ظالمانہ طریقے سے اس کو دبایا تھا ہماری حکومت جب political solution کی طرف گئی تو سارے زخم ابھرے اور یہ سارے زخم نظر آنے لگے جس solution کی طرف ہم آگے بڑھ رہے ہیں تو اس solution کے میں چند نکات آپ کو دیتا ہوں کیوں کہ اس طرف سے کافی distrub کر رہے ہیں۔ جناب پہلی بات پولیس کی ہے۔۔۔

(مداخلت)

خواجہ قطب الدین ، آپ مجھے ٹائم نہیں دے رہے۔ میں تو اس کو conscise کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، شیخ صاحب یہ نماز کے وقفے تک صرف۔ ایک دو منٹ رہتے ہیں۔

خواجہ قطب الدین ، سارے یہ خاصا disturb کر رہے ہیں۔ اب میں اپوزیشن سے بھی request کروں گا کہ بھئی آپ اس کو غور سے سنیں جو میں solution دے رہا ہوں۔

نمبر 1۔ پولیس ۔ جناب، پولیس کے institution کو totally politicise کر دیا گیا ہے۔ مغرب ہوگئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، یہ آپ کی تقریر کا اختتام تصور ہو گا۔

خواجہ قطب الدین ، نہیں جناب مغرب کے بعد ہوگا اصل تو solutions ہیں ۔ جناب یہ solutions دینے ہیں آپ کو۔

Mr. Presiding Officer : The House is ajourned for fifteen minutes for Maghab prayer.

{So the House was adjourned for fifteen minutes to meet again after maghab prayer}

[The House reassembled after Maghrib prayers]

Mr. Presiding Officer: Khawaja Sahib please wind up within two or three minutes.

Khawaja Qutbuddin: O.k. sir. I would like to present some suggestions/solutions. No. 1, the major organization which is responsible for maintaining law and order is police. We have to revamp the whole police. In the past the police has been politicised and political appointments have taken place. So, I think the police has got to be depoliticised and appointments must be on merit. Police must be made autonomous. The I.G. must be given full powers. At the present moment we have a very good I.G. but unfortunately he has absolutely no powers. He can not suspend an official or post an SHO or he can not take any action, if anything is wrong, the law and order situation is wrong, the blame is on the I.G. So, I propose that the police department should be made autonomous or at least semi autonomous so that they are free from outside political interference and no political appointment should take place. Further proper funding of the police should take place, proper emphasis should be made on training. There is absolutely no training in the police today, a little camp here and there but the situation requires an intensive training and creation of very mobile squad which can counter the terrorist activities that are taking place.

Further sir, just to give an example in the budget for the wireless, now these are dates of wireless system where you have to communicate very quickly. Three years before the allocation was 28 million , then it came further down to 21, it came further down to 10 and this year it is zero, so what I would suggest is that proper allocation to the police should be made.

No.2, I would like to propose that a whole reshuffle or evaluation of all the agencies should take place. What arc all these agencies doing? What are these agencies in the first place and what is their role, their role should be defined. A reshuffle should be made so that they should be made very responsive to the need of hour. The information that is required to the Government must be coming forthwith and they should be reporting to a certain chief executive of the province. If they are already doing it , it is O.K., if they are not then it needs to be streamlined and a proper management procedure should be introduced.

Then I come to the main problem that is the economic measure. As I told you earlier that Karachi contributes almost 65 to 70% of the revenue but very little attention is given to Karachi. The basic reason for all these violent activities , apart from the politically motivated violence , is generated by the economic deprivation, by unemployment, by the hardships, by the nonavailability of basic civic amenities. So proper attention must be paid towards this problem. No major project has been launched in Karachi since the past many years. One and half crore people or 15 million people of Karachi face traffic problems from morning till evening, that creates frustration , that creates dissatisfaction. A mass transit programme which was meant for Karachi is being dragged on , whoever is responsible they are dragging the feet on that programme and that has to be expedited. Now when the people of Karachi are going to get a good traffic system, a good transportation

system . We had a circular railway that also is almost nonexistant. If a circular railway plies every fifteen minute so much tension will be released from the minds of the people.

Now I suggest that the Government should launch some major projects in Karachi in the traffic, in the public sector where employment can be generated. If only the visible aspect of the projects can be launched that also will have good effects on the environment, on the thinking of the people. What we need is a few fly-overs to release the traffic congestions which is again causing lot of hardships and economic hardships.

Then Sir, I would like to talk about a political accommodation. I think we have to be broad minded now. We have to accommodate parties which have got the mandate. We did not recognize the mandate in the 1970 and we paid the price. This is again the time , that the previous government also did not recognize the mandate , they tried to crush that by using force but gladly this government is more pragmatic and they have accepted the mandate of the people and they have given the rightful place to MQM. What more is required is what Mr. Kamal had said that when you are talking about maintaining law and order, you must involve the major players that are there. The major players are MQM. I support his proposal that they should be invited to the law and order meetings and I am glad that I heard , I read in one of the news stories that the Prime Minister has ordered that in all future meetings of law and orders MQM should be made participate in that and further we have a concern on the opposite side. The opposition is concerned , so the opposition should also cooperate with the government.

Mr. Presiding Officer: I hope that is the last point.

Khawaja Qutbuddin: Yes Sir, that is the last. The Opposition should also cooperate with the Government. The Opposition should also be invited so that when we sit together in a larger meetings there should be consensus and only in that way we can move forward in developing a viable programme and plan to reduce these tensions and to reduce these violences. Finally Sir, thank you very much, and finally I would only request the members of the Opposition that we know what the events are. The events have taken place, we have all read about it. There is no need to go over it again and again, the point is if you are concerned about the people of Karachi, the people of Sindh and the people of Pakistan, come forward with solutions. Don't repeat the incidents that we already know, we have already read. Every speaker after speaker is only repeating the incidents which have already taken place.

Mr. Presiding Officer: Let us now hear Mr. Taj Haider.

Mr. Taj Haider: Thank you Mr. Chairman. I am still trying to recover from the shock of hearing Senator Khawaja Qutabuddin.

کیونکہ ابھی جو دوچار باتیں ہوئیں کہ کچھ flyovers کی بات کی گئی۔ جناب عالی خواجہ صاحب جس رستے سے گزرتے ہیں اس پہ تین flyovers incomplete ہیں جن پہ نوے فی صد کام ہو چکا تھا اور پچھلے دو سال کے اندر ان پر کام رکا ہوا ہے۔ خواجہ صاحب نے economic problem کا بتایا کہ یہ basis ہے تمام گڑ بڑ کی ۔ جناب عالی وہ جو رائفل ہے جو کسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے تیس چالیس ہزار روپے کی۔ وہ ہزاروں راؤنڈ جو فائر کیے جاتے ہیں اس رائفل سے، وہ مفت نہیں آتے ۔ پوزیشن یہ ہے کہ تمام دیگر شعبوں کی طرح کراچی کے اندر کرائم کے اندر بھی investment کی جا رہی ہے۔ آپ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ رائفل ایک آدمی چلارہا ہے۔ اس رائفل کو کہاں سے لایا گیا who paid for that? کتنی گاڑیاں چرائی گئیں اس کے لئے۔ کس طریقے سے یہ پورا ایک نیٹ ورک ہے تو جناب عالی this is a matter of heavy investment. بہرحال

اب یہ وقت نہیں ہے کہ پرانے زخم کریدے جائیں ۔ جناب عالی وقت زخموں پہ مرہم رکھنے کا ہے۔ اب یہ وقت نہیں ہے کہ فاصلے بڑھائے جائیں ۔ جناب عالی ' یہ وقت فاصلے کم کرنے کا اور بچھڑے ہوؤں کو سینے سے لگانے کا ہے۔ میں آج ان کہانیوں کو دہرانے کے لئے سینٹ میں کھڑا نہیں ہوا ہوں کہ کس نے کیا کیا ' کس نے کیا نہیں کیا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام باتوں سے وہ فاصلے اور زیادہ بڑھیں گے اور کراچی جو تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے وہ تباہی سے اور زیادہ قریب تر ہو جائے گا۔

Sir, I take a step back and I will show all accommodations and I will try to analyse the problem and I will give my humble submissions which I have been giving on the floor of this House time and again.

جناب عالی یہ فلور آف دی ہاؤس تھا جس پر میں نے کھڑے ہو کر یہ کہا تھا جب کیئرٹیکر حکومت یہاں پر بیٹھی ہوئی تھی کہ کراچی کے اندر بڑی تعداد میں ' بڑی مقدار میں اسلحہ لایا جا رہا ہے۔ میں نے وہ روٹ پوائنٹ آؤٹ کئے تھے کہ جن روٹس سے وہ اسلحہ آ رہا تھا ۔ جناب عالی ! میں نے وہ جگہیں بتائی تھیں جن جگہوں پر اسلحہ سٹور کیا جا رہا ہے۔ میں پرائیویٹ طور پر انٹیریئر منسٹر کو ' میں پرائیویٹ طور پر سینیٹرز کو اور تمام اہم لوگوں کو یہ بتاتا رہا ہوں کہ کراچی کے اندر اسلحہ لایا جا رہا ہے اور یہ اتنا بڑا pile up ہے اور اتنا بڑا دھماکہ ہونے والا ہے اور خدا کرے کہ میرے اندازے غلط ہوں۔ میرے اندیشے غلط ثابت ہوں ۔میری دعا ہے اللہ سے کہ میرے اندیشے غلط ثابت ہوں۔ کراچی کے اندر جو کچھ ہونے والا ہے ' آئندہ ہفتے دس دن کے اندر ' پندرہ دن کے اندر ' وہ اتنا شدید ہے کہ جو آج کل ہو رہا ہے آپ اس کو بھول جائیں گے ۔ آپ کہیں گے کہ یہ کوئی بات ہی نہیں تھی۔ جناب عالی ! یہ انوسٹمنٹ کی گئی ہے ' یہ ہتھیار لائے گئے ہیں ' یہ وہاں پر رکھے گئے ہیں ' آپ جس وقت کارروائی کریں گے وہاں پر باقاعدہ مورچہ بندی کے ساتھ جنگ ہو رہی ہے ۔ یہ کس طرف معاملات جا رہے ہیں ۔ اس لئے جناب اس مرحلے پر میری یہ کوشش نہیں ہوگی کہ میں کسی قسم کا یہاں پر unpleasantness create کروں۔ I will not try to set the record straight even میں آگے کی بات کروں گا ۔ میں یہ بتاؤں گا کہ اس کی وجوہات کیا ہیں ۔ کس وجہ سے یہ تمام چیزیں ہوئی ہیں and I trust that my fellow Senators from Karachi, specially who represent the MQM will take my

submissions in the spirit in which these submissions are tendered.

میں جو معروضات پیش کر رہا ہوں وہ مسئلے کے حل کی طرف بڑھنے کی کوشش ہے، وہ مسئلے کو بڑھانے کی کوشش نہیں ہے۔ اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ اس کی جو وجوہات ہیں، جس وجہ سے یہ تمام چیزیں ہیں، ان کی طرف میں اشارہ کرتا ہوں، ان کو سامنے لاتا ہوں تا کہ ان وجوہات کو دور کیا جا سکے جن کی حکومت شکار ہے ۔میرے معزز دوست بھی ان وجوہات کا شکار ہیں but unless we make a correct diagnosis, we can not solve the problem.

جناب عالی non-partisan بات کہی جاتی ہے and sir, we need a non-partisan approach ہمیں ضرورت ہے کہ ہم partisan approach سے اٹھ کر بات کریں لیکن جس وقت non-partisan approach کی بات کی جاتی ہے تو میں اپنے فیلو سینیٹر سے یہ expect کرتا ہوں and I am justified in expecting کہ وہ کمپیوٹرائزڈ لسٹ ان صرف 173 آدمیوں کی نہیں دیں گے جن کا متحدہ قومی موومنٹ سے تعلق ہے ۔ جناب عالی ! ان کا تعلق جس جماعت سے بھی تھا ان کا کراچی سے تعلق تھا and as a representative of Sindh and as a citizen of Karachi, I am equally concerned for those 173 who were dead.

لیکن جناب عالی ایک ہزار اور بھی قتل ہوئے ہیں کراچی کے اندر، ایک ہزار آدمی کراچی کے اندر اس حکومت کے دوران اور بھی قتل ہوئے ہیں ۔ کیا کسی دفتر میں، کیا کسی کمپیوٹر کے اندر ان ایک ہزار آدمیوں کی لسٹ موجود ہے اور اگر ہم صرف 173 کی بات کریں اور ان ایک ہزار سے زیادہ کو بھول جائیں تو میرے خیال سے we are only telling part of the truth, we are not telling the whole truth. اور اس طریقے سے ہم مسئلے کے حل تک نہیں پہنچ سکتے ۔ میرے دوست کراچی کے سینیٹر نے کہا کہ we believe in non-violence, I welcome this statement کیونکہ کراچی کو ضرورت اس وقت non-violence کی ہے ۔ اور میں اب آپ سے کہتا ہوں There are no violent solutions to the problem of Karachi. میں گورنمنٹ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ وہ violent solution کو pursue نہ کریں کیونکہ violent solution اگر انہوں نے pursue کئے تو اس سے حالات اور زیادہ بگڑیں گے لیکن جس وقت وہ یہ بات کہتے ہیں کہ we have been pursuing a policy of non-violence, I disagree that with all the respects کیونکہ کراچی کے علاقوں کے اندر جو جنگیں ہو رہی ہیں،

کراچی کے اندر جو مورچے بنے ہوئے ہیں ، جو سیزفائر لائنیں بنی ہوئی ہیں وہ اگر ایک طرف ایک گروپ کے مورچے ہیں تو دوسری طرف دوسرے گروپ کے مورچے ہیں ۔ اگر وہاں سے فائرنگ ہوتی ہے تو وہاں سے بھی فائرنگ ہوتی ہے ، یہ ہمیں نہیں کہنا چاہئے کہ جناب ہمارے پاس guns ہی نہیں ہیں اور ہمارے پاس weapons ہی نہیں ہیں this is the truth which everybody knows اور یہ problem ہے کراچی کی کہ وہاں یہ opposing factions جو ہیں وہ areas کے لئے control کے لئے لڑ رہے ہیں اور میں بالکل یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جی ہاں areas ہیں، areas ہیں جہاں پہ مختلف تنظیموں کا control ہے لیکن جناب وہ بھی areas ہیں جہاں متحدہ قومی موومنٹ کا militant control ہے۔

میرے خیال سے ہمارے ان دوستوں کو جو کراچی میں peace چاہتے ہیں اور ہم سب کراچی میں peace چاہتے ہیں they should be more worried about those areas which their militants are controlling۔ جناب اورنگی کے اندر تیرہ سالہ بچہ شہید ہوا، دل روتا ہے ۔ میں بچوں کا باپ ہوں لیکن اسی اورنگی کے اندر میں سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اورنگی کو کس کے militant control کر رہے ہیں؟ اورنگی کو متحدہ قومی موومنٹ کے militant control کر رہے ہیں؟ اسی اورنگی کے اندر جناب عالی ! عارف کے گھر پہ حملہ کیا گیا اور جب اس کی بیوی بچانے کو اس کو سامنے آئی they showed no mercy and they killed him ۔ جناب ناظم آباد نمبر 1 کو اور اورنگ آباد کو کس کے militant control کرتے ہیں؟ وہ علاقہ ہمارے معزز سینیٹر کے پٹرول پمپ سے زیادہ دور نہیں ہے hardly a kilometer from that petrol pump جناب عالی ! نعیم حسنی کو وہاں پہ کس طریقے سے قتل کیا گیا۔ چلیئے میں کہتا ہوں کہ جب تک کہ قاتل کی نشاندہی نہ ہو جائے ، جب تک کہ قاتل گرفتار نہ ہو جائے، جب تک ثبوت نہ ہو جائیں الزام الزام ہی رہتا ہے ۔ میں نے جنازے کے اندر participate کیا۔ ناظم آباد نمبر 1 کے اندر street lights بند کر دی گئیں۔ ہم نے بار بار جا کر کہا کہ street lights کھولی جائیں اور ہمیں بتایا گیا کہ جی ہم نہیں کھول سکتے۔ ناظم آباد نمبر 1 کے اندر نعیم حسنی کا جنازہ اٹھا رہے تھے اور ان کے سولہ سالہ بیٹے کو گھر کے باہر کی لائٹیں کھولنے کی اجازت نہیں تھی۔ گھر کے جو front کے کمرے ہوتے ہیں جو بیٹھکیں ہوتی ہیں اس کے اندر آپ لائٹ نہیں جلا سکتے تھے ۔ گھروں کے مکین اندھیری کھڑکیوں میں سے دیکھ رہے تھے اور جناب گلیوں کے اوپر اور چھتوں

کے اوپر Militants کھڑے تھے اور اس طریقے سے ہم نے جنازہ اٹھایا - جناب عالی! ہمیں ان علاقوں میں بھی دیکھنا ہے، ہمیں ان علاقوں کو بھی دیکھنا ہے اور میں یہ سوال کرتا ہوں کہ They are part of the government, they are part of the Federal Government, they are part of the provincial government . How can members of a government allow their own political workers to carry guns. یہ کہاں سے، کس طریقے سے ہوا کہ جناب آپ حکومت بھی کریں گے آپ لوگوں کو life کا protection بھی دیں گے اور پھر آپ اپنے workers کو allow بھی کریں گے، یہ جناب نہیں ہوتا - میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے 87 ورکرز مارے گئے تھے اور خدا کا شکر ہے کہ ان میں سے کسی ہاتھ میں gun نہیں تھی، We never allowed a single worker of ours to carry guns, not even for self-defence - Sir we never allowed and I hope they would do the same - اور آج بھی یہی ہو رہا ہے - جناب عالی! یہ -----------

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Rizvi Sahib, I will request you to kindly allow him to carry on his speech.

آپ فرمائیے۔

جناب تاج حیدر - جناب عالی!

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - فرمائیے فرمائیے۔ شیخ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں ان کو request کرتا ہوں۔ رضوی صاحب Mr. Rizvi Sahib, order please, تاج حیدر صاحب شیخ صاحب کو بٹھائیں۔ میں بٹھاتا ہوں آپ ان کو بٹھائیے - Mr. Rizvi, Mr. Rizvi شیخ صاحب، راجہ صاحب Mr. Rizvi please sit down, please sit down شیخ صاحب آپ بیٹھیں - Shiekh Sahib you are a very senior parliamentarian, you are very senior parliamentarian please take your seat

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Sheikh Sahib you are a senior Parliamentarian. Please take your seat, let discipline prevail please. Let him continue, please sit down now.

تاج حیدر صاحب آپ فرمائیے۔ آپ جاری رکھیں۔

Mr. Taj Haider: I am only waiting for order in the House.

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ تاج حیدر صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔ جی فرمائیے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب تاج صاحب نے اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے یہ بات کہی تھی کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس میں کچھ الزام بھی ہوں گے لیکن یہ کہ وہ پوری اپنی ایک History trace کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کو اس کے صحیح Perspective میں لیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ رضوی صاحب کو بھی ہم نے کل بڑے آرام اور تحمل سے سنا۔ انہوں نے آدھ گھنٹہ بولا۔ ہم نے ان کو سنا۔ انہوں نے کڑوی کسیلی باتیں بھی کی ہیں لیکن ہم نے ان کی بات سنی۔ میری ان سے یہ درخواست ہوگی کہ جو بھی تاج صاحب کہتے ہیں اس کو ذرا سن لیں۔ انہوں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ میں جو بات کہنے جا رہا ہوں ------

Mr. Presiding Officer: I notice the treasury benches, the Ministers were fully lending their ears to speech.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ نہیں جی میں رضوی صاحب کے لئے کہہ رہا ہوں that this should be taken in the right perspective انہوں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کچھ کھری باتیں بھی ہوں گی۔ وہ یہ باتیں سن لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی آپ ان کو کہنے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ تاج حیدر صاحب آپ شروع کریں جی۔ جی آپ کیا

کہنا چاہتے ہیں شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان۔ جناب میں جو کہنا چاہتا ہوں شاید اس سے یہ معاملہ ختم ہو جائے۔ یہ جھگڑا ختم ہو جائے۔ جناب ہم یہاں پر مختلف پارٹیوں کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارا سب کا تعلق ایم کیو ایم سے نہیں ہے۔ ہمارا اپنا اپنا موقف ہے۔ ہر پارٹی کا اپنا موقف ہے۔ یہاں رضوی صاحب اس طرح کہتے ہیں کہ سب لوگ وہ بات کریں جو وہ کرنا چاہتے ہیں۔ کل ہم نے ان کو سنا کیونکہ وہ متاثر ہیں کل ان کو ہم نے آدھ گھنٹہ بڑے تحمل سے سنا تھا۔

Mr. Presiding Officer: You have aptly conveyed your feelings. Please take your seat. Mr. Taj Haider please continue, please.

فرمائیے جی آپ۔

جناب تاج حیدر۔ جناب عالی---------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی خواجہ صاحب۔

خواجہ قطب الدین۔ ہم بڑے تحمل سے سن رہے تھے لیکن ان کی memory اتنی شارٹ ہے کہ جب میں ایک Historical review دے رہا تھا----

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ خواجہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بیٹھ جائیں۔ تاج حیدر صاحب آپ فرمائیں۔ آپ شروع کریں جی۔ جی آپ کیا کہتے ہیں۔

جناب پرویز رشید۔ جناب عباسی صاحب نے نواز شریف کا چمچہ کہا ہے تو میں نواز شریف کا چمچہ ہوں۔ جس کو شوق ہے آئے مجھ سے مل لے۔ میں یہاں موجود ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میں اپوزیشن اور حکومتی ارکان سے درخواست کروں گا کہ وہ تحمل اور بردباری سے کام لیں اور جو سینٹ کا معیار ہے اس کو قائم رکھیں۔ تاج حیدر صاحب آپ اب فرمائیے۔

جناب تاج حیدر۔ جناب میں ایک دفعہ پھر یہ repeat کرنا چاہتا ہوں کہ میں کوئی

بھی بات اس مقصد سے نہیں کر رہا------

(interruption).

Mr. Presiding Officer: There are members on the treasury side who are not occupying their own seats. Let him speak. Taj Haider Sahib please start.

جناب تاج حیدر۔ اور میں ایک دفعہ پھر treasury benches کے معزز ممبران کہنا چاہتا ہوں کہ میرا کبھی یہ مقصد نہیں کہ میں زخم لگاؤں یا زخم کریدوں ۔ میں صرف اور صرف اس مقصد سے بات کرتا ہوں کہ ایک مسئلے کو سمجھا جائے اور اس مسئلے کو resolve کیا جائے۔ میں یہ گزارشات کر رہا ہوں اور اگر کوئی سینیٹر میری کسی بات سے offend ہوا ہے تو میں اس کی پیشگی معافی کی درخواست کرتا ہوں لیکن میں ان سے گزارش کروں گا کہ میری گزارشات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور وہ اس بات کو سمجھیں کہ

What has hit them? What is going on in Karachi? How can we resolve this problem? It takes cool thinking sir. We have to have a rational approach. We cannot be emotional any longer.

اتنا خون بہہ چکا ہے، اتنے گھر برباد ہو چکے ہیں کہ اب ہم جذباتی approach afford نہیں کرسکتے۔ اس لئے میں دست بستہ یہ عرض کر رہا ہوں کہ جناب اس وقت سندھ میں جو حکومت کی پوزیشن ہے وہ یہ ہے کہ This is a house divided against itself. سینیٹر رضوی جو کہ 28 ممبروں کو سندھ اسمبلی کے اندر represent کرتے ہیں۔ مسلم لیگ کے صرف 14 ممبر سندھ اسمبلی کے اندر ہیں ۔ They are the major partner of the coalition sir. They should have a say in the matter. لیکن پوزیشن یہ ہے کہ There is no mutual trust between Muslim League and the MQM. جو important meetings ہوتی ہیں، سینیٹر رضوی نے خود کہا کہ ان کو نہیں بلایا جاتا۔ اس کی کیا وجوہات ہیں ؟ کیوں یہ بات ہو رہی ہے اور میں as an outsider, as a man no more in the government of Sindh- میں صرف ایک سوال پوچھتا ہوں کہ ایک حکومت جس کے اندر بے اعتمادی ہے، اتنا mistrust ہے ۔

Can the government function sir and can we say that this government is capable

of doing its duty according to the dictates of the Constitution, according to the articles of the Constitution .

جناب والا! پہلی بات یہ ہے اور سینیٹر رضوی اور دوسرے لوگ پاکستان پیپلز پارٹی سے ناراض ہوتے ہیں اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی سے کوئی contradiction نہیں ہے treasury benches کے اندر contradiction ہے۔ They are after each other. اور پہلی requirement یہ ہے کہ تمام misunderstanding ختم کی جائے لیکن misunderstandings اور زیادہ بڑھتی جا رہی ہیں۔ اگر یہ misunderstandings resolve نہیں ہوتیں تو۔ Sir, there is no justifictation for this government to continue to rule Sindh. And this is the position that has arrived today. جناب والا! یہ باتیں کہ ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے اور ہمارے ساتھ ایجنسیاں یہ کر رہی ہیں - یہ اگر آپ اپوزیشن میں ہوں تو آپ کو زیب دیتی ہیں لیکن اگر آپ حکومت کے اندر ہیں -- Then you have the proper forum -- میں جو جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کی ایک دوسرے سے pitch battles ہو رہی ہیں اور اس cross fire کے اندر کراچی کے شہری مارے جا رہے ہیں -- And I want the relief for the citizens of Karachi. -- اور میں کہاں جا کر relief لوں گا - میں یہاں آ کر relief لوں گا اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ جو کسی کو پتہ نہیں ہے - ایک ایک بچے کو پتہ ہے کہ کراچی مین کیا ہونے والا ہے -

جناب والا! جس وقت ہندوستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تھا اور سینیٹر اکرم ذکی صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ اب کراچی میں offensive ہوگا۔ اب کراچی میں خونریزی ہوگی - لائن آف کنٹرول پر خونریزی ہوگی اور میں نے ان سے اور کئی اور سینیٹرز سے detail میں discuss کیا - میں نے ان سے کہا کہ حفاظتی اقدامات کریں کیونکہ کراچی کے اندر حالات خراب ہوں گے۔ اور میں پھر یہ کہتا ہوں کہ --

I hope and I pray that all my calculations and predictions are wrong but sir, what Karachi is going to see in the next 10 or 15 days, we will forget what has already happened .

اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟ کراچی دولت اگاتا ہے، کراچی ان لوگوں کا شہر ہے جو محنت کرنا جانتے ہیں۔ کراچی ان لوگوں کا شہر ہے جو ملک کے کسی علاقے میں رہتے ہوں، جو کوئی بھی

اپنی تقدیر کو بدلنا چاہتا ہے، جس کسی کو بھی اپنے دو ہاتھوں اور ایک دماغ پر بھروسہ ہے جو کوئی بھی محنت کرنا چاہتا ہے وہ کراچی کا رخ کرتا ہے ' this is the living spirit of Karachi. کراچی ترقی کا شہر ہے، کراچی دولت کا شہر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں پر مختلف قسم کے مافیا آزاد ہیں there is a land grabbers mafia, there is a drug mafia, there is den running mafia, there is a builders mafia یہ تمام کے تمام mafias کراچی کے اندر firmly entrenched ہیں اور problem یہ ہے کہ یہ تمام mafias administration کے اندر اپنی support ڈھونڈتے ہیں اور administration کے ساتھ وہ تمام loots کو share کرتے ہیں whenever you find a criminal, you will always find a criminal Police Officer supporting him and protecting him. مافیا کا ایک link یہ بن گیا ہے اور اس کے بعد پھر یہ political parties میں infiltrate کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ جناب عالی! بہت سخت ضرورت اس چیز کی ہے کہ political parties کو ان terrorist elements سے ' ان criminal elements سے پاک کیا جائے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا جس پر ہمارے دوست سینیٹر ناراض ہوئے تھے کہ ہم نے allow نہیں کیا کسی اپنے worker کو gun اٹھانے پر، میرے اوپر بھی پریشر ہے I am the President of my party in Karachi, جس وقت نعیم حسنی مارا گیا ' ڈھائی سو ورکرز نے مجھ سے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم کب تک اس طریقے سے نہتے قتل ہوتے رہیں گے۔ کیا ہم self defence کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا آپ نہیں کر سکتے۔ I will not allow.

(مداخلت)

Mr. Taj Haider: Khawaja Qutubuddin how can you say that.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب تاج حیدر آپ ان کے ریمارکس سے متاثر نہ ہوں۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

Mr. Taj Haider: My worst enemies have not accused me ever of telling a lie. My worst enemies have not said this. Khawaja Qutubuddin you know me for the last 30 years,

آپ نے کبھی جھوٹ بولتے سنا ہے مجھے ؟

(مداخلت)

Mr. Taj Haider: I am stating the facts.(****** ************)

کیا بات کر رہے ہیں آپ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی فرمائیے آپ جاری رکھیں ۔

جناب تاج حیدر ۔ ایک ٹھنڈی بات میں کر رہا ہوں ، میں سمجھتا ہوں آپ میری insult کرتے ہیں یہاں پر ۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Khawaja Sahib no cross talk, please. Let him speak.

آپ فرمائیے جی ۔

جناب تاج حیدر ۔ آپ مجھے جھوٹا کہہ رہے ہیں ۔ میں معذرت خواہ ہوں ، میں پھر معذرت خواہ ہوں ۔ معاف کیجئے ۔ There was a provocation I over reacted, I appologise

جناب عالی! اب پوزیشن یہ ہے

and I would sir, request that atleast my remarks should be expunged. I would request the Chair to expunge whatever I have said. I am withdrawing my remarks . I am withdrawing with all the appologies.

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: Mr. Chairman, since the honourable Senator has said that (**********) you should take notice of these remarks.

Mr. Taj Haider: Mr. Chairman, I had submitted that if I ever allowed it. Mr. Chairman, what I had submitted is that if I ever allowed my boys.

Mr. Presiding Officer: These words have already been withdrawn,

---

(******* Expunged by the order of Mr. Presiding Officer)

I think that should end the controversy, the objectionable words have already been withdrawn. These have been withdrawn, please.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: And this is the practice of the House. The words have been withdrawn, please take your seat Rizvi Sahib.

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: No sir, he has said this on the floor of the House.

Mr. Presiding Officer: Please calm down and take your seat please.

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: I am calm Mr. Chairman. I am very calm and I am saying that one Senator has openly stated that (***********).

Mr. Taj Haider: No sir.

Mr. Presiding Officer: These words are no longer part of the record.

جناب مصطفٰی کمال رضوی۔ جناب یہ پہلے کہا گیا۔ اس کے بعد آپ کر رہے ہیں۔ اب ان کی حفاظت کی کون ذمہ داری لے گا۔ اور لے گا تو سننے والو سنو۔

چوہدری اعتراز احسن ۔ میں ذرا سی وضاحت کر دوں جناب کہ تاج صاحب نے گو اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں (انہوں نے کہا *********) وہ یہی ہوتا ہے ۔ آپ انگریزی میں بات کرتے ہیں ، بھائی میں اردو میں کرتا ہوں ، زبان آپ کی ہے اور بولتا میں ہوں اور پھر آپ میں اور ہمارے میں اختلاف اور تفریق ہے ۔جو اپنی زبان چھوڑے ہوئے ہیں ، میں آپ کی زبان سے محبت کرتا ہوں، پیار کرتا ہوں، اس کی شاعری پڑھتا ہوں، اس کے ناول پڑھتا ہوں، میرے ساتھ آپ کسی وقت بحث کرلیں، آپ سے بہتر اردو کا میں دعوی تو نہیں کرتا لیکن میری بھی یہ ایک طرح سے مادری زبان ہے۔ لیکن جناب میں صرف

******(Expunged by the order of Mr. Presiding Officer)

اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں ریکارڈ کی درستگی کے لئے، تاج حیدر صاحب نے کہیں یہ نہیں کہا، دھمکی نہیں دی کہ میں (**********)۔ انہوں نے کہا ہے، اگر میں ہتھیار اٹھانے والا ہوتا تو یہ کرتا۔ جب انہوں نے پہلے کہا کہ میں ہتھیار اٹھانے میں نہیں یقین رکھتا، میں عدم تشدد کے فلسفے پر یقین رکھتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: Chaudhry Sahib, any how, magnanimously he has withdrawn the words.

چوہدری اعتزاز احسن: وہ بھی۔ حالانکہ وہ دھمکی نہیں تھی۔ میں صرف ریکارڈ کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پھر بھی انہوں نے وہ واپس لے لئے الفاظ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہاں جی جاری رکھیئے آپ اپنی تقریر۔

جناب تاج حیدر: جناب عالی! میں نے کبھی کسی کو I have never allowed to lift a weapon and I shall never allow that. میں کراچی کے اندر unguarded پھرتا ہوں۔ میرے اوپر دو دفعہ فائرنگ ہوچکی ہے، لیکن یہ کہ میں کبھی retaliate نہیں کروں گا اور میں نے اس وقت بھی یہی کہا تھا جس پر مجھے جھوٹا کہا گیا اور اس پر میں sadly provoke ہو کر میں نے کہا کہ if I ever allow. Sir, nothing of that kind. جناب عالی! مسئلہ یہ ہے کہ یہ جو political parties ہیں، جن کے اندر کچھ militant infiltrate کرگئے ہیں۔ اس کے اندر ہمیں ایک clear distinction کرنا چاہیئے۔ ان کا ایک political wing ہے ان کا ایک militant wing ہے۔ We must promote political dialogue. We must dialogue for peace اور جو militant wing ہے اس کی جو militancy ہے اس کو ہمیں چیک کرنا چاہیئے۔ We must clearly differentiate. Sir, that is what I did. That is what we did when we were in the Government. I was a member of the negotiating team of the Sindh Government, ہم نے political لوگوں نے بات چیت کی، ہم نے negotiate کیا and let me accept on the floor of the House and I give the credit to the negotiators of MQM کہ negotiating table پر ہمیں کوئی پرابلم نہیں آئی، ہمیں کبھی پرابلم نہیں آئی۔ ہم آگے بڑھے، ہم نے فیصلے

(***) Expunged by order of the Mr. Presiding Officer.

گیے لیکن اس کے بعد تمام فیصلے ہونے کے بعد ہر چیز ہونے کے بعد وہ پھر back to the square one آجاتا تھا۔ They got up and went away. They were receiving orders some where. لیکن یہ کہ میں آپ کو بتاتا ہوں' اور وہ negotiators آپ کو بتائیں گے جو ایم کیو ایم کی طرف سے negotiate کر رہے تھے کہ ہمیں کوئی bottle necks نہ ہوئی negotiations کے اندر اور negotiation چیز ہی ایسی ہے۔ Whenever you sit across the table, whenever you decide upon something تو پھر اس کے بعد چیزیں بہتری کی طرف جاتی ہیں' غلطی کی طرف نہیں جاتی ہیں۔ اس لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ militants کو check کیا جائے اور جو political wing ہے اس کے ساتھ negotiations کو آگے بڑھایا جائے اور ہم peace کی طرف بڑھیں۔

جناب عالی! ہوا کیا ہے۔ ہوا یہ ہے کہ آپ نے سندھ کے اندر حکومت بنانے کے لئے ایک معاہدہ کیا اور اس کے اندر جس چیز پر معاہدہ ہونا چاہیئے تھا' something that should have been the clause 1 of that agreement that guns shall be laid down. کہ guns use نہیں کی جائیں گی کراچی کے اندر۔ Sir, that was the clause and that was ignored.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ذرا wind up کرنے کی کوشش کریں تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر: میں قبلا' کر رہا ہوں۔ میں کر رہا ہوں۔ میں اس وقت بہت کام کی بات کر رہا ہوں۔ خواجہ صاحب ذرا سی توجہ میں آپ کی لوں گا۔ یہ clause جو تھا یہ ignore کیا گیا اور clauses یہ ڈالے گئے کہ جناب ماورائے عدالت رہائیاں کی جائیں گی' یہ compensation دیئے جائیں گے۔ جناب یہ clause ڈالے گئے کہ جس کی طرف یہ اشارہ کردیں گے اس کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ جناب اس معاہدے کے اندر that was not workable. وہ تمام کا تمام اور مجھے یقین ہے کہ جو negotiate کر رہے تھے ان کے پیچھے بھی کچھ نہ کچھ pressures تھے۔ میرے خیال ہے حلیم صدیقی صاحب was one of the negotiators and sir, he is present in the House اور میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آج اگر یہ پوزیشن ہے کہ اگر بچے اسکول جاتے ہیں تو ان کے ساتھ پولیس کی موبائل بھیجنی پڑتی ہے۔ بچے پولیس کی موبائل

کے shadow کے اندر اسکول جا رہے ہیں۔ بزرگ جاء نمازوں پہ بیٹھے ہیں کہ اگر بچے واپس آجائیں ، اور خود حلیم صدیقی صاحب وزیر اعظم کے سامنے بیٹھ کر رو رہے ہیں آنسوؤں سے - یہ کس وجہ سے situation ہے۔ یہ situation اس وجہ سے ہوئی جناب ، میں بچے والا ہوں اور میں اسی کراچی کے اندر پیدل اسکول جایا کرتا تھا اور حلیم صدیقی صاحب بھی جایا کرتے تھے۔ مگر ہم اپنے بچوں کو پولیس گارڈ کے اندر اسکول بھیجتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Please just try to wind up. I will pass on the floor to the other member.

جناب تاج حیدر۔ ٹھیک ہے جناب wind up کرتے ہوئے صرف میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں ایک چیز پر agree کرنا ہے اور ایک چیز پر پارٹی لیول سے اوپر جا کر agree کرنا ہے اور وہ یہ چیز ہے کہ arms shall be laid down میں حکومت سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ give sufficient opportunity to the political wing of Motahida Quami Movement to see that the arms are laid down جناب جو دوسرا ونگ ہے جس کی کہ ایک پوری کہانی ہے ، انہوں نے یہ statement دیا ہے کہ ہم arms رکھنے کو اور بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔ سندھ گورنمنٹ بات چیت نہیں کرنا چاہتی ۔ آپ گورنمنٹ میں ہیں۔ اگر کوئی آپ سے بات چیت کرنا چاہتا ہے تو how can you refuse کیا ہم بات چیت نہیں کریں گے۔ جناب عالی arms رکھے جائیں ، بات چیت کی جائے ، کراچی will again be on the road of progress کیوں کہ جناب والا ! میں آخری بات عرض کر رہا ہوں کہ کراچی وہ شہر ہے جو تمام مصیبتوں کے باوجود ، جو تمام خون کے بہنے کے باوجود progress کی راہ پر چل رہا ہے ، کراچی زندہ شہر ہے - جناب والا! جب تمام شہر کے اندر گولیاں چل رہی تھیں ، کراچی آرٹس کونسل کے اندر----

(مداخلت)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ اب میں مولانا عبدالستار کو فلور دیتا ہوں ۔

مولانا عبدالستار خان نیازی۔ نحمدہ و صلی و رسولہ الکریم۔ الفتنہ اشد من القتل۔

بے محابہ زیر باطل ہے جاں خنجر بکف

جس جگہ تعزیر کے قابل ہے مرد حق پرست

رات بے خوابی سے کٹتی ہے جہاں انسان کی

گروی ہیں ہڈیاں انصاف کی ایمان کی

ایسی زمین پر سانپ اور اژدہا برسنے چاہیئے، برف گرنی چاہیئے، پتھر برسنے چاہیئں۔ یہ نقشہ جوش ملیح آبادی نے کھینچا ہے۔ میں جناب چیئرمین! عرض کروں گا کہ تمام جماعتوں نے کوشش کی، کسی کا خیال تھا کہ انتظامیہ سے کمزوری ہو رہی ہے۔ کسی نے کہا کہ یہاں آرمی کی طرف سے کمزوری ہو رہی ہے لیکن تمام جماعتوں نے، حکومتوں نے کوشش کی کہ یہاں پر خلل دور ہو اور امن قائم ہو۔ یہ بھی ابھی کہا گیا کہ را کو الزام جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شیعہ سنی جھگڑا کیا گیا تھا وہ سنی شیعہ جھگڑا نہیں تھا بلکہ اس کو جھگڑا بنایا گیا تھا۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ حالات موجودہ میں پہلا کام یہ ہے کہ ملک کی تمام جماعتوں کو کراچی کو دارالامن بنانے کے لئے، یہاں سے دہشت گردی کو ختم کرنے کے لئے تمام متفق ہو جائیں، اگر کراچی کے اندر امن نہیں، امان نہیں ہے، سلامتی نہیں ہے تو پاکستان رسوا ہو رہا ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کو، اپوزیشن کو، حکومت کو مل کر متفق ہونا چاہیئے اور پھر جو جماعت حقیقی کی ہے ان کے اندر صلح کرانی چاہیئے اور جو لوگ زیادتی کر رہے ہیں ان کے قائدین کو ان کے لیڈروں کو ان کا مواخذہ کرنا چاہیئے اور جواب طلبی کرنی چاہیئے۔

ایک بات اور ہے کہ دھماکہ کرنے کے بعد را کی طرف سے دہشت گردی کی باتیں بڑھ گئی ہیں۔ دوسری بھی اس طرح کی جو ایجنسیاں ہیں وہ پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہیں لیکن را کا اس میں سب سے زیادہ حصہ ہے۔ اس لئے پہلی بات یہ ہونی چاہیئے کہ ہمارے یہاں پاکستان میں کوئی بھی آئے تو اس کی checking ہونی چاہیئے تاکہ پتا چلے کون آ رہا ہے کون نہیں آ رہا یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہاں پر جن پاکستانی لوگوں کے ہاں یہ رہتے ہیں ان کی بھی checking ہونی چاہیئے۔

پہلی بات جس میں میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ہمارے ہاں، جب میں سکول کا طالب علم تھا سنہ ۲۵، ۲۶ کی بات ہے کہ جب ڈاکے کے لئے ڈاکو آتے تھے تو پولیس کی تعداد کم تھی۔ ہمارے بزرگوں کو پولیس نے کہا کہ ہماری مدد کرو۔ انہوں نے نوجوان دیئے اور پولیس اور نوجوانوں نے مل کر ان کا مقابلہ کیا۔ ڈاکوؤں کو ختم کر دیا۔ اس لئے یہاں پر بھی جب تک

پبلک، پولیس، حکومت سب مل کر اس فتنے کو ختم کرنے کے لئے نہیں اٹھیں گے تو یہ ختم نہیں ہو گا ۔ ابھی کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ اسلحہ ان سے لے لیا جائے ،میں کہتا ہوں ہر ایک کو مسلح کر دیا جائے ۔اسلحہ کیوں لے لیا جائے۔ اگر کوئی آدمی ڈاکہ ڈال کے جاتا ہے تو بچ کر نہ جا سکے۔

میری تجویز ہے کہ ہر گلی میں کوچے میں ، محلے کے اندر سڑک پر شاہراہ عام پر محافظ دستے مقرر کئے جائیں جو چوبیس گھنٹے پریڈ کر رہے ہوں ۔آپ یہ بھی دیکھو کہ صرف یہ نہیں ہے کہ یہاں پر اخبارات پر بھی حملہ ہوا۔ عام لوگوں پر حملہ ہوا۔ ہم پر حملہ ہوا ۔ قتل و غارت کو ختم کرنے کی واحد صورت یہ ہے کہ اپنے بارڈر پر باقاعدہ ،چاہے کوئی آدمی آئے ،پوری checking ہونی چاہیئے۔ یہ بھی دیکھا جائے کہ ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے کون ہیں یہاں پر ۔ ان کی بھی نگرانی ہونی چاہیئے اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہر گلی میں کوچے میں ، محلے کے اندر سڑک پر شاہراہ عام پر محافظ دستے مقرر کئے جائیں جو چوبیس گھنٹے پریڈ کر رہے ہوں ۔حکومت اور پبلک دونو ں مل کر ان کا بوجھ اٹھائیں ۔ ان کو آپ باقاعدہ ٹرانسپورٹ دو ، وردی دو ، اسلحہ دو اور پھر ان کے خرچے کا بوجھ بھی اٹھاؤ ۔ یہ بھی عرض کروں گا کہ پولیس کی نفری بڑھانی چاہیئے اور پولیس کو بھی سب مراعات دینی چاہیئیں ۔ان کے پاس بھی ایسی تمام گاڑیاں ہونی چاہیئیں اور ان کی تعداد بھی بڑھائی جائے ۔

میں کئی سالوں سے کہہ رہا ہوں اور اب بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک تمام جماعتیں حکومت اور اپوزیشن دونوں مل کر اس فتنے کو ختم کرنے کے لئے جدو جہد نہیں کریں گے فتنہ ختم نہیں ہوگا کیونکہ کراچی کے اندر بد امنی ، کراچی کے اندر قتل وغارت یہ پاکستان کے لئے اچھی نہیں ہے ۔ پاکستان کی ذلت اور رسوائی ہے ۔ میرا مشورہ یہ ہے جناب چیئرمین صاحب کہ شاہراہ عام پر محافظ دستے مقرر کئے جائیں تا کہ کوئی آدمی واردات کر کے بچ کر نہ جاسکے۔

جناب آج جو کیفیت ہے اور یہ propaganda ہوتا رہا شیعہ سنی کا ، شیعہ سنی کا جھگڑا نہیں تھا ۔ شیعوں کے آدمی قتل ہوئے تو سنی ان کے لئے گئے جو زخمی تھے۔ ان کو خون دیا ۔ اسی طرح جو سنی تھے ان کے لئے شیعوں نے خون دیا ۔اس اعتبار سے میں سمجھتا ہوں شیعہ سنی جھگڑا نہیں ہے۔ یہ دشمن " را" کے ذریعے بھارت آپ کے اندر خلل ڈالنا چاہتا ہے۔ آپ کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کے مقابلے کے لئے ساری قوم اٹھ کھڑی ہو ۔ اگر آپ کے گھر میں سانپ آ

جائیں تو آپ پولیس کو نہیں بلاؤ گے ۔ بجھو آ جائیں تو آپ سب مل کر ان کو ختم کرو گے۔ اس لئے جب تک پبلک خود کھڑی نہ ہو ، آپ کے اندر ایسے آدمی تیار نہ ہو جائیں ۔ شب و روز جو petrol کریں اور باقاعدہ نگرانی کریں تب تک امن قائم نہیں ہوسکتا ۔ یہاں پر تمام جماعتوں کو، دینی سیاسی جماعتوں کو مل کر کراچی کو امن کا شہر بنانے کے لئے ، حکومت اور اپوزیشن کو مل کر کراچی کو امن کا شہر بنانے کے لئے ، دہشت گردی کو ختم کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے ۔ تمام اختلافات ختم کر کے ہم متفق ہو جائیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا خاتمہ سوائے اس کے نہیں ہو سکتا جب تک کہ پبلک ، حکومت اور تمام سیاسی جماعتیں متفق ہو کر فتنے کو ختم نہیں کریں گے ۔ یہی واحد حل ہے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: محمد اکرم شاہ خان صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان : بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ جناب چیئرمین آپ کا بہت شکریہ۔ جناب میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے ایک دو باتوں کی وضاحت کرنا چاہوں گا ۔ جیسا میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں عرض کی کہ یہاں پہ ہم مختلف پارٹیوں کے لوگ بیٹھے ہیں اور ہر پارٹی کا ہر مسئلے پہ اپنا ایک نقطہ نظر ہے۔ تو اس سلسلے میں میری رضوی صاحب سے گزارش ہوگی کہ کل ہم نے ان کو بڑے تحمل سے سنا تھا کیونکہ وہ متاثرین میں سے ہیں تو لہذا ان سے میری یہ گزارش ہو گی وہ بھی باقی لوگوں کی بات تحمل سے سنیں۔

دوسری وضاحت میں یہ کرنا چاہوں گا کہ پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی اس پارلیمنٹ میں پچھلے آٹھ سال سے اپوزیشن میں رہی ہے لیکن ہم نے ہمیشہ اپوزیشن میں بیٹھ کے صرف حکومت کی پالیسیوں پہ اعتراض نہیں کئے بلکہ جب بھی حکومت نے کوئی مثبت کام کیے ، کوئی اچھے کام کیے ہم نے اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ان باتوں پہ حکومتوں کی حمایت کی ہے ۔ ہم نے کبھی بھی اپوزیشن برائے اپوزیشن نہیں کی ۔ لیکن یہ اور بات ہے کہ ہماری بدقسمتی ہے کہ جو پارٹی بھی یا جو لوگ بھی حکومت میں آتے ہیں ان کا رویہ ان کا اس ملک کے ساتھ، اس عوام کے ساتھ خدا واسطے کا بیر بن جاتا ہے۔

جناب چیئرمین ! میں پیشگی ، یہاں پر ہمارے محترم بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں ، راجہ صاحب، یسٰین وٹو صاحب، ان سے معذرت چاہوں گا اگر میں اپنی تقریر میں کوئی گستاخی کروں۔ لیکن ایسے

مسائل ہیں کہ اگر ہم ان کی نشاندہی نہ کریں، ان کو اس فلور پہ بیان نہ کریں تو یہ ایک طرح سے اپنے ملک اور قوم سے خیانت کرنے کے مترادف ہو گا۔

جناب چیئرمین ! ہماری پشتو کی ایک مثل ہے کہ کسی نے اونٹ سے کہا کہ تمہاری گردن بڑی ٹیڑھی ہے۔ اس نے کہا بھئی میری کونسی جگہ سیدھی ہے جو تم میری گردن کی فکر کر رہے ہو۔

جناب چیئرمین ! یہ میرے پاس آج کا جنگ اخبار ہے 'جو کہ ہمارے ملک کا انتہائی معتبر اخبار ہے۔ اس کی چند شہ سرخیاں میں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہم کہاں پہ کھڑے ہیں۔

کس کس موضوع پہ ہم بات کریں۔ کراچی میں فائرنگ اور تشدد کے واقعات' پندرہ افراد ہلاک ہوگئے ۔ کنٹرول لائن کی صورت حال سنگین ہوگئی ۔ نواز شریف۔ یہ وزیر اعظم صاحب کا بیان ہے ۔ تمام بنیادی حقوق معطل کرنا ضروری نہیں تھا۔ سپریم کورٹ ۔ کراچی سٹاک مارکیٹ انڈکس میں ریکارڈ کمی' سولہ ارب سے زائد کا خسارہ۔ مارچ ۹۹ تک روپے کی قیمت میں مزید ۸ فیصد کمی کا امکان۔ حج کے لئے ڈرافٹ کے سلسلے میں پچاس روپے فی ڈالر طلب کرنے کا فیصلہ ۔ جناب چیئرمین ! یہ آج کا جنگ اخبار ہے۔ یعنی اس کو پڑھنے کے بعد ایک شہری کے کیا جذبات ہونگے ۔

جناب چیئرمین ! انتہائی معذرت کے ساتھ ۔ کوئی گیا اپنے بیٹے کے لئے رشتہ مانگنے ۔ تو لڑکی والوں نے پوچھا کہ لڑکا کیا کرتا ہے۔ کماتا ہے نہیں کماتا ہے ' چال چلن کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہمارا بیٹا بڑا شریف'بڑا کمانے والا ' بس صرف منشیات کا عادی ہے۔ انہوں نے کہا اچھا جی منشیات کا عادی ہے۔ انہوں کہا کہ منشیات کا عادی ہے باقی بڑا شریف ہے اور جب کبھی اس کو فرصت ملے تو جوا بھی کھیل لیتا ہے۔ انہوں نے کہا اچھا جوا بھی کھیلتا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں نہیں ہے شریف آدمی' جوا کھیلتا ہے کبھی کبھی ہمیشہ نہیں۔ انہوں نے کہ پھر ۔ انہوں نے کہا کہ جب جوئے کے لئے پیسے نہ ہوں تو پھر ڈاکہ واکہ بھی ڈال لیتا ہے۔ انہوں نے اچھا ! ڈاکہ بھی ڈالتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکہ ڈالتا ہے لیکن ہے بڑا شریف اور اگر ڈاکہ ڈالتے وقت کوئی سامنے آجائے تو اس کو قتل بھی کر دیتا ہے لیکن ہے بڑا شریف۔ بڑا کمانے والا۔

تو میں نے پیشگی گستاخی کی معافی چاہی تھی ان سے۔ جناب چیئرمین ! یہ آج کا اخبار

ہے۔ آج کے واقعات ہیں یعنی کہ اس کو پڑھنے کے بعد ہم کہتے ہیں کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔ کراچی میں پندرہ لوگ مارے گئے۔ پاکستان کے عوام بڑے خوش ہیں، آرام سے سکون سے رہ رہے ہیں۔ سٹاک مارکیٹ ڈوب گئی، ہمارے ملک میں کوئی بحران نہیں ہے۔

وزیر اعظم صاحب کہتے ہیں کہ کنٹرول لائن پر صورت حال تشویش ناک ہو گئی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہوا۔ آج جبکہ ہماری پچاسویں سالگرہ ہے، پچاس سال اس ملک کو پورے ہو گئے تو الحمدللہ ڈالر بھی پچاس روپے کا ہوگیا اور ڈالر کی عمر جب تیس سال تھی تو اس وقت ڈالر بڑا چھوٹا سا تھا۔ ڈالر اس وقت بہت کم قیمت تھا، 22/20 روپے کا تھا لیکن جب ہم ۵۰ سال کے ہوئے، ہم پچاسویں سالگرہ منا رہے ہیں تو آج ڈالر بھی ۵۰ روپے کا ہو گیا اور اسی رفتار سے جب ہم ساٹھ ستر سال کے ہوں گے تو ڈالر پتہ نہیں کہاں ہوگا۔ جناب چیئرمین! یہ ہمارے ملک کی صورت حال ہے، یہ صورت حال ہمارے عوام کی ہے، یہ صورت حال ہماری حکومت کی ہے۔ تو انتہائی افسوس کے ساتھ، معذرت کے ساتھ یہ تمام چیزیں بیان کرنی پڑتی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہم ان کو بیان نہ کریں تو یہ خیانت ہو گی۔

جناب چیئرمین! کراچی میں کیا ہو رہا ہے اور ہم اس کو کس نقطہ نظر سے دیکھ رہے ہیں اس پر ہماری تشویش کتنی ہے۔ افغانستان میں پچھلے ۲۰ سال سے خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ دو چار دنوں کے بعد ایک خبر چھپتی ہے کہ فلاں جگہ پر قندھار میں لڑائی ہوئی یا ہرات میں لڑائی ہوئی، ۱۰ آدمی مارے گئے۔ کشمیر میں جنگ ہو رہی ہے، دو چار دنوں کے بعد خبر آتی ہے کہ کشمیر میں اتنے لوگ شہید ہوئے یا اتنے لوگ مارے گئے۔ کراچی میں روزانہ دس پندرہ آدمی مرتے ہیں۔ خانہ جنگی کس کو کہتے ہیں۔ ہم یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ افغانستان میں خانہ جنگی ہے۔ کشمیر میں جنگ ہو رہی ہے۔ دنیا کے دوسرے حصوں میں جنگ ہو رہی ہے کہیں بھی ایسی ریگولر اموات نہیں ہوتیں جیسی کراچی میں ہوتی ہیں، کسی روز بھی دس پندرہ سے کم نہیں ہوتی ہیں اور ہمیں کوئی تشویش نہیں ہے اور ہم آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ہماری حکومت اخلاقی طور پر مکمل دیوالیہ پن کا شکار ہو چکی ہے۔ لوگوں نے ایک سادہ فارمولا بنا لیا ہے کہ جس دن حکومت کی کوئی خبر چھپے گی کہ ہم فلاں کام نہیں کر رہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ فلاں کام کرنے جا رہے ہیں۔ لوگوں نے یہ سادہ فارمولا بنا لیا ہے۔ سرتاج عزیز صاحب، وزیر اعظم صاحب، پوری حکومت روزانہ یہ کہتی رہی کہ روپے کی قیمت کم نہیں ہوگی لیکن لوگوں نے اپنا

ایک فارمولا بنا لیا ہے ۔ کیونکہ حکومت کے اخلاقی دیوالیہ پن کا یہ حال ہے کہ اگر حکومت کہے گی کہ ہم نہیں کرنے جا رہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ کرنے جا رہے ہیں۔ابھی چوہدری صاحب کا بیان آیا ہے کہ ہم کراچی میں فوج نہیں بھیجیں گے تو سب لوگوں کو یہ تشویش ہے کہ اب شاید حکومت یہ فیصلہ کرنے جا رہی ہے کہ کراچی میں فوج بھیجیں گے ۔

جناب چیئرمین ! دلچسپ بات یہ ہے کل جب رضوی صاحب نے تقریر کی تو ہم سب نے ان کو بڑے غور سے سنا ۔ ایک طرف ہماری حکومت یہ کہتی ہے کہ کراچی میں غیر ملکی ایجنسیاں دہشت گردی کروا رہی ہیں۔ دوسری طرف ہماری اسی حکومت کا حصہ 'تین دن پہلے کے اخبار میں ہمارے انڈسٹری کے منسٹر ہیں شاید صدیقی صاحب نام ہے 'تین دن پہلے صدیقی صاحب کا جنگ اخبار میں بیان ہے کہ کراچی میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے اس کی پشت پناہی حکومت کر رہی ہے ۔ اب ہم حیران رہ جاتے ہیں کہ صدیقی صاحب آپ اس کابینہ کے ممبر ہیں۔ آپ حکومت کس کو کہتے ہیں۔ہماری حکومت کا ایک حصہ کہتا ہے کہ غیر ملکی ایجنسیاں دہشت گردی کروا رہی ہیں۔اسی حکومت کا حصہ ' اسی کیبنٹ کا ممبر کہتا ہے کہ کراچی میں دہشت گردوں کی پشت پناہی ہماری حکومت کر رہی ہے ۔کل رضوی صاحب نے فرمایا کراچی میں حکومت دہشت گردوں کے نئے نئے گروپ بنا رہی ہے ۔وہاں پر انہوں نے دو چار جگہوں کی مثالیں دی تھیں۔میں نے نوٹ کیا ہوا ہے کہ گلشن اقبال میں اور ائیر پورٹ کے فلاں فلاں راستوں پر باقاعدہ لوگوں کو آباد کیا جار ہا ہے اور حکومت آباد کر رہی ہے ۔اب جناب چیئرمین ! یہ ایک تضاد ہماری حکومت کے اندر ہے ۔ہماری اسی کابینہ کا ایک وزیر کہتا ہے کہ جناب یہ غیر ملکی ایجنسیاں کروا رہی ہیں ' اسی کابینہ کے ممبر صدیقی صاحب کہتے ہیں کہ حکومت کی پشت پناہی سے کراچی میں دہشت گردی ہو رہی ہے ۔جناب چیئرمین ! جب تک ہم ان چیزوں کو سمجھیں گے نہیں ' ان چیزوں کو بیچ میں سے نکالیں گے نہیں ' میں نہیں سمجھتا کہ ہم کراچی میں امن قائم کر سکتے ہیں۔جناب چیئرمین ! میری پارٹی کا موقف یہ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کراچی کے مسائل کو سمجھنے کے لئے ہمیں کراچی کے جغرافیائی ' وہاں کے معاشی اور وہاں کے سماجی حالات کو سمجھنا پڑے گا۔جب تک ان باتوں پر آنکھیں بند کئے رکھیں گے اور صرف Armed forces اور Rangers کا سہارا لیں گے طاقت کا سہارا لیں گے' ہم کراچی کے مسئلے کو حل نہیں کر پائیں گے ۔ بلکہ کراچی کا مسئلہ اور شدید اور خطرناک ہوتا جائے گا۔

جناب چیئرمین! کراچی جس کو ہمارے لوگ Mini Pakistan بھی کہتے ہیں۔ کراچی جس کو میٹروپولیٹن شہر یا قاسموپولیٹن شہر بھی کہا جاتا ہے۔ کراچی جو کہ تقریباً 15/16 سال تک اس ملک کا دارالخلافہ رہا ہے۔ کراچی جو کہ ہمارے ملک کی واحد بندرگاہ ہے۔ کراچی جو کہ کسی وقت ہمارے ملک کا سب سے بڑا صنعتی شہر تھا۔ پنجاب میں بھی اب صنعتیں لگ گئی ہیں۔ تو ان حالات نے پورے پاکستان سے لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ کراچی جائیں روزگار کی تلاش کریں۔ اسی دوران partition کے وقت جو ہمارے مسلمان بھائی ہندوستان کے مختلف حصوں اور اس کے مختلف صوبوں سے یوپی سے، سی پی سے بہار وغیرہ وغیرہ سے ان کے لئے بھی سب سے بہترین جگہ کراچی ہی ہے۔ آج کراچی کی پوزیشن یہ ہے کہ کراچی آبادی میں پچاس فیصد ہمارے وہ بھائی ہیں جو ہندوستان سے یہاں تشریف لائے اور پچاس سال تک اس ملک کے سیاہ و سفید کے مالک رہنے کے باوجود آج بھی اپنے آپ کو مہاجر کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ پچاس فیصد کراچی کی آبادی ان لوگوں پر مشتمل ہے۔ باقی پچاس فیصد وہاں پر ایک محتاط اندازے کے مطابق میں نے جہانتک اخباروں اور کتابوں میں پڑھا ہے کہ پچیس سے تیس لاکھ تک پشتون کراچی میں رہتے ہیں۔ وہاں سے دس سے پندرہ لاکھ تک پنجابی رہتے ہیں۔ وہاں پر لاکھوں بلوچ رہتے ہیں۔ وہاں پر لاکھوں سندھی رہتے ہیں۔ ان سب کو ملا کر ان کی آبادی پچاس فیصد بنتی ہے لیکن کراچی کو جس طریقے سے تقسیم کیا گیا، کراچی کو جس طریقے سے قبضہ کیا گیا، آ کراچی میں جس طریقے سے باقی لوگوں کو یرغمال بنایا گیا۔ اس کی مثال آپ اس سے لے لیں کہ اس وقت قومی اسمبلی میں صوبائی اسمبلی میں حتیٰ کہ وہاں کے بلدیاتی اداروں میں پچیس سے تیس لاکھ پشتونوں کا کوئی نمائندہ نہیں ہے۔ وہاں پر پچاس فیصد آبادی جو کہ مہاجر نہیں ہیں قومی اسمبلی میں صوبائی اسمبلی میں، ان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے اور پھر جناب چیئرمین، یہ ہم پڑھتے ہیں اور سنتے ہیں مختلف لوگوں سے کہ کراچی میں ضیاء الحق صاحب نے تنظیم بنائی۔ یہ مختلف اخباروں اور لوگوں سے سنتے ہیں۔ وہ تنظیم شاید انہوں نے بدنیتی پر بنائی کیونکہ اس کے برے نتیجے نکل رہے ہیں۔ اگر نیک نیتی سے بنائی ہوتی تو اس کے برے نتیجے نہیں نکلتے۔

جناب چیئرمین! پھر آپ کو یاد ہوگا کہ 86-85 ، میں سینکڑوں پشتونوں کو وہاں جو مزدوری کرتے تھے وہاں کراچی میں شہید کیا گیا یا ان سے کہا گیا کہ کراچی سے نکل جاؤ کراچی ہمارا ہے۔ بھئی آپ کہاں سے آئے ہیں کراچی کیسے آپ کا بنا؟ جی میں یو پی سے آیا ہوں

کراچی میرا ہے ، جناب میں سی پی سے آیا ہوں کراچی میرا ہے - میں بہار سے بنگال سے آیا ہوں کراچی میرا ہے - تم جو کوئٹہ ، پشاور ، لاہور سے یا ساہیوال سے آئے ہو تم لوگ یہاں سے نکل جاؤ -

جناب چیئرمین ! کراچی کو بنانے میں ، کراچی کی بلڈنگز کے بنانے میں ، ان کے کارخانوں کو بنانے میں ، کراچی کی سڑکوں کو بنانے میں ، ہمارے پشتونوں کا خون پسینہ بہا ہے - آج وہ لوگ وہاں پر آباد ہوگئے ہیں - لیکن پوزیشن یہ ہے کہ وہاں پر بچاس فیصد آبادی پشتون ، بلوچ ، سندھی ، پنجابی وہاں پر ووٹ کے حق سے محروم ہیں - شناختی کارڈ کے حق سے محروم ہیں ڈومیسائل کے حق سے محروم ہیں ، وہاں پر بات کی جاتی ہے اربن اور رورل کی ، شہری اور دیہی سندھ -

جناب چیئرمین، کراچی شہر میں ، ہماری بھی تیس لاکھ آبادی رہتی ہے- میری آبادی بھی وہاں تیس لاکھ کی ہے as a Pashtoon- میں نے وہاں کارخانے چلائے ہیں - میں نے وہاں بلڈنگز بنائی ہیں - میں یہاں تیس چالیس سال سے سیٹل ہوں - آیا آج اس اربن کوٹے میں آپ مجھے شریک کرنے کے لئے تیار ہیں ؟ آپ نے تو وہاں پر مجھے بطور ووٹر بھی درج نہیں کیا تو جناب چیئرمین یہ ہمارے بڑے گھمبیر مسائل ہیں -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - اکرم شاہ صاحب کوشش کریں کے پانچ چھ منٹ میں آپ ختم کریں تاکہ نو بجے adjourn کرسکیں -

جناب اکرم شاہ خان - میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ میں پارٹی کے ہیڈ کے طور پر یہاں پر بول رہا ہوں- ممبروں کو آپ نے بیس بیس منٹ دیئے ہیں- مجھے تو آپ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - کل سے آپ کا تسلسل ٹوٹ جائے گا-

جناب اکرم شاہ خان - اب جناب چیئرمین حکومت کا اور ہمارے پورے سینٹ کی بحث کا ہمارے پورے ملک کے عوام کا ایک ایسا تاثر بن گیا ہے کراچی کے بارے میں کہ وہاں پر ایم کیو ایم حق پرست ہیں، وہاں پر ایم کیو ایم حقیقی ہے - وہاں پر حکومت ہے، وہاں پر رینجرز ہیں اور ختم حالانکہ یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے - وہاں پر بچاس فیصد ایسے لوگوں کی آبادی ہے جو کہ مہاجر نہیں ہیں اور ان سب کو وہاں پر یرغمال بنا رکھا ہے- وہاں پر ان سب لوگوں کو

پشتونوں کو، بلوچوں کو، سندھیوں کو یرغمال بنا کر رکھا گیا ہے ۔وہاں پر ان کو تیسرے درجے کا شہری بنا کر رکھا گیا ہے ۔وہاں پر انہیں ووٹ کے حق سے محروم اور دنیا میں ہر قسم کے حق سے محروم کر کے رکھا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین اگر آپ واقعی خواہ مخواہ میرا وقت مختصر کرنے پر تیار ہیں تو اب میں آتا ہوں کراچی میں، کچھ تجاویز کی طرف ،جیسے میں نے شروع میں عرض کیا کہ کراچی کے جغرافیائی ،وہاں کے معاشی اور وہاں کے سماجی حالات کو ہمیں سمجھنا پڑے گا۔ کراچی سندھ کا حصہ ہے ۔ کراچی بندرگاہ ہے ۔وہاں پر پاکستان کے ہر شہر سے لوگ روزگار کی تلاش میں آتے ہیں۔ کراچی کی پچاس فیصد آبادی ہمارے ان مسلمان بھائیوں کی ہے جو ہندوستان کے مختلف شہروں کے مختلف علاقوں سے وہاں تشریف لائے ۔ لہذا کراچی میں سب لوگوں کے حقوق کا تعین کرنا پڑے گا ۔سب لوگوں کو مساوی حقوق دینے پڑیں گے ۔ وہاں کے رہنے والے پشتونوں، وہاں کے رہنے والے بلوچوں ،وہاں کے رہنے والے پنجابیوں ،وہاں کے رہنے والے سندھیوں کو بھی ان کے حقوق دینے پڑیں گے ۔ آخر میں جناب چیئرمین! میں راجہ صاحب کی توجہ چاہوں گا چونکہ میں یہ تجویز کرنے جارہا ہوں کہ یہاں پر جن لوگوں نے جن دوستوں نے جو تجاویز دیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت تمام پارٹیوں پر مشتمل پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی بنائے۔ راجہ صاحب ! حکومت تمام پارٹیوں پر مشتمل پارلیمنٹ میں ایک کمیٹی بنائے اور انہیں اختیار دیں۔ وہ کمیٹی جا کر کراچی کے حالات کا مکمل جائزہ اور تجزیہ کرے اور وہ پھر اپنی تجاویز مرتب کرے ۔وہ پارلیمانی کمیٹی جس میں تمام پارٹیوں کی نمائندگی ہو ،جو پارلیمنٹ میں ہیں ۔وہ جا کر کراچی کے حالات کا تجزیہ کریں ۔وہاں کی صورتحال کا جائزہ لیں اور اپنی سفارشات مرتب کریں۔حکومت اس بات کی پابند ہو کہ وہ ان سفارشات پر عمل درآمد کرے گی۔یہ میری اپنی پارٹی کی طرف سے تجویز ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی بڑی نوازش۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ہاؤس ایڈجرن کیا جاتا ہے۔ کل پانچ بجے بعد دوپہر دوبارہ ہو گا۔ یہ راجہ صاحب اور اعتزاز احسن صاحب نے آپس میں طے کیا ہے ۔

[The House was then ad journed to meet again on Wednesday, July 1st, 1998 at 5.00 p.m. in the evening .]